صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 مارچ، 2010ء بمطابق 28 ربیع الاول 1431 ہجری شام پانچ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

یُرِیدُ ٱللَّهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمۡ وَیَہۡدِیَكُمۡ سُنَنَ ٱلَّذِینَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَیَتُوبَ عَلَیۡكُمۡ ۗ وَٱللَّهُ عَلِیمٌ حَكِیمٌ O وَٱللَّهُ یُرِیدُ أَن یَتُوبَ عَلَیۡكُمۡ وَیُرِیدُ ٱلَّذِینَ یَتَّبِعُونَ ٱلشَّہَوَٰتِ أَن تَمِیلُواْ مَیۡلاً عَظِیمًا O یُرِیدُ ٱللَّهُ أَن یُخَفِّفَ عَنكُمۡ ۚ وَخُلِقَ ٱلۡإِنسَـٰنُ ضَعِیفًا O یَـٰٓأَیُّہَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَیۡنَكُم بِٱلۡبَـٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمۡ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِیمًا۔

(ترجمہ): خدا چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور خدا تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔ خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا ہوا ہے مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Mrs. Shazia Aurangzeb Khan: Point of order.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: 'کونسچنز آور' کے بعد۔۔۔۔۔۔

(شور)

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، کراچئ کبنے دهشتگردئ کبنے شهید کیدو والا مولانا سعید احمد جلالپوری او مولانا عبدالغفور د پاره دعائے مغفرت اوکړئ۔

جناب سپیکر: د چا دعا ده؟

حافظ اختر علی: مولانا سعید احمد جلالپوری او مولانا عبدالغفور ندیم او ډیر علمائے کرام شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره دعا اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: دا کوم ځائے کبنے جی؟

حافظ اختر علی: دا کراچئ کبنے دهشت گردی شوے ده، په هغے کبنے ډیر غټ علمائے کرام شهیدان شوی دی او د لاهور شهیدانو د پاره هم دعا اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: یہ کراچی کے واقعہ میں شہید ہونے والے علماء۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: لاہور بھی Add کریں جی۔

آوازیں: سوات کبنے هم چه کوم کوم ځائے شوی دی جی، د هغوی د پاره هم۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): د ټولو د پاره اوکړئ جی، د سوات مینګوره، مانسهره کبنے او لاهور کبنے او نور چه کوم کوم ځائے شوی دی، د ټولو د پاره دعا اوکړئ جی۔

حافظ اختر علی: بالکل جی، د ټولو د پاره جی، ټول پاکستان د پاره دعا اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: مانسہرہ، لاہور اور جہاں جہاں دھماکے ہوئے ہیں، ان سب کیلئے حافظ اختر علی صاحب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جناب ذاکراللہ خان صاحب، ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 279۔

* 279 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ AT فارسٹ ڈویژن کے گاؤں چمیال، شیر گڑھ رینج میں سابقہ نواب کی ملکیتی اراضی سے سرپلس شدہ اراضی خسرہ نمبر 846(170 کنال اور 15مرلے) محکمہ جنگلات نے 1967 کی تخمینہ لاگت کے مطابق Resume Land کیلئے قیمتاً خرید لی تھی اور ڈپٹی لینڈ کمشنر ہزارہ ریجن کو مختلف اوقات میں ادائیگی کی گئی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال نے محکمہ جنگلات کی کسی این او سی کے بغیر بذریعہ انتقال نمبر 272 مورخہ 30-03-1982 کو مذکورہ اراضی محکمہ جنگلات کی بجائے مقامی باشندے عبداللہ وغیرہ کے نام منتقل کی؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ مال کے انتقال نمبر 272 مورخہ 30-03-1982 کے خلاف محکمہ جنگلات نے 2008 تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) شیر گڑھ رینج میں نواب صاحب سے لی گئی زمین کا چارج مورخہ 20-06-1965 کو محکمہ جنگلات کو دیا گیا اور محکمہ کے نام انتقال نمبر 220 مورخہ 20-03-1979 کو تصدیق ہوا جس میں خسرہ نمبر مذکورہ 846 (170 کنال 13 مرلے) شامل نہیں کیا گیا، بعد میں DLC نے عبداللہ وغیرہ کے نام الاٹ کیا اور باقاعدہ انتقال نمبر 272 مورخہ 20-03-1982 کو تصدیق ہوا اور محکمہ جنگلات سے کسی قسم کی این او سی نہیں لی گئی۔ اس غلط انتقال کو مسماۃ امیر جان سکنہ چمیال نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا اور آخر میں فیڈرل لینڈ کمیشن اسلام آباد سے اپیل نمبر RP.3(641)/FLC/99 خارج ہوئی۔ چونکہ اس میں محکمہ جنگلات کو Respondent کے طور پر شامل کیا گیا تھا، لہذا فیڈرل لینڈ کمیشن نے اپنے 28-05-2001 کے فیصلے میں محکمہ جنگلات کے بارے میں درج ذیل فیصلہ تحریر کیا:

The respondents 20 to 23 Forest Department have never been a party to the proceeding before the DLC or the CLC the department may therefore if feel the need seek their remedy to the proper for under the law.

مندرجہ بالا پیراگراف کی روشنی میں جناب سیکرٹری جنگلات نے جناب سیکرٹری محکمہ قانون کو بحوالہ چٹھی نمبر FF&WL/lll-631/2001/GSO(Lit) مورخہ 11-07-2001 کو بطور رائے تحریر فرمایا۔ محکمہ قانون نے جناب ایڈوکیٹ جنرل صوبہ سرحد کو ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کو لکھا تو انہوں نے ڈپٹی ایڈوکیٹ جنرل ایبٹ آباد کو اپیل ڈرافٹ کرنے کیلئے ہدایت دی لیکن ڈپٹی ایڈوکیٹ جنرل نے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو مانسہرہ سے انتقال نمبر 272 منسوخ کرانے کیلئے لکھا۔ جناب ڈی او آر مانسرہ نے بحوالہ چٹھی نمبر 1550/LR مورخہ 13-09-2002 کے ذریعے آگاہ کیا کہ ایسا کوئی قانون نہیں جس کے تحت ریونیو آفیسر تصدیق شدہ انتقال میں ترمیم کرے۔ بعد میں جناب چیف کنزرویٹر نے یہ کیس سیکرٹری ماحولیات کو بھیجا اور کیس محکمہ قانون کو رائے کیلئے بھیجا گیا۔ محکمہ قانون نے ستمبر 2008 میں ہدایت دی کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ 24-10-1997 پر عمل درآمد کیا جائے۔ جناب چیف کنزرویٹر نے جناب سیکرٹری ماحولیات کو اپنی رائے دی اور سیکرٹری ماحولیات نے کیس پر میٹنگ کرنے کیلئے 29-12-2008 کی تاریخ مقرر کی اور آخرکار مورخہ 02-01-2009 کو فیصلہ کیا گیا کہ ہائی کورٹ میں Writ فائل کرنی چاہیئے اور اس پر کام شروع ہے۔

ضمنی مواد: جناب ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب فاضل ممبر صوبائی اسمبلی نے سوال نمبر 279 اٹھایا ہے کہ اگرور تناول فارسٹ ڈویژن مانسہرہ میں 170 کنال 13 مرلے سرکاری زمین انتقال نمبر 272 مورخہ 20-03-2002 کے ذریعے مقامی باشندے عبداللہ وغیرہ کے نام کی ہے اور اس بابت دریافت کیا ہے کہ محکمہ نے آج تک کیا کیا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ نے اس مسئلے کو فیڈرل لینڈ کمیشن میں Respondent کے طور پر اٹھایا اور بعد میں ڈی آر او مانسہرہ کے ساتھ برائے منسوخی متذکرہ بالا انتقال اٹھایا لیکن ڈی آر او نے مروجہ قانون کے تحت انتقال منسوخ نہیں کیا اور یہ سول عدالتوں کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے جناب سیکرٹری ماحولیات نے ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا کہا ہے اور ساتھ ساتھ محکمہ مال کے ملوث افراد کے نام مانگے ہیں، اس پر کام شروع ہے۔

<u>بیگم شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> .Any supplementary?

<u>بیگم شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، میں ایک ضروری مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں۔ مجھے آپ کی ضروری چیزوں کا بالکل علم ہے، آپ کو اپنے وقت پر موقع مل جائے گا، آپ بیٹھ جائیں جی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! مجھے آپ موقع دے دیں، میں ایک انتہائی ضروری مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد، ضروری چیزوں کا بالکل علم ہے، آپ کو اپنے وقت پر موقع مل جائے گا، آپ بیٹھ جائیں جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د دے کوئسچن د جواب نه به تاسو ته اندازه لګیدلے وی چه دا یو انتهائی اهم سوال دے او د دے صوبے د پاره، د دے د آمدن او د دے د وسائلو خبره کومه زه، نو ما چه کوم سوالونه د دوئ نه تپوس کړی دی، په هغے کښے ئے راته Yes Yes کړی دی چه زه ورته وایمه چه اے تی فارسټ ډویژن د شیرګړه رینج کښے د سابقه نواب چه کوم اراضی وه، د هغے نه 170 کنال او 15 مرلے محکمه جنګلات اغستے وه، هغه وائی 'هاں' اغستے وه۔ پیسے هغوی ته محکمه جنګلات ورکړے دی۔ بیا جی زه ورته دا وایمه چه دا محکمه جنګلات این او سی نه بغیر لکه دا زمکه چه ده، دا یو پرائیویټ سړی ته د هغے انتقال شوے دے۔ دوئ جی د دے هم بالکل Confession کوی چه او دا یو پرائیویټ سړی ته شوے دے۔ زما ضمنی کوئسچن دا دے جی چه په 1965 کښے محکمه جنګلات ته د دے زمکے باقاعده، دلته د دوئ د غه مطابق نوټیفکیشن شوے دے او دوئ ته حواله شوے ده۔ اوس جناب سپیکر صاحب، په 1982ء کښے محکمه جنګلات ته دا پته لګی چه زما زمکه دغه ده او پرائیویټ سړی ته ورکړے شوے ده، د 65 او د 82ء تاسو اندازه اولګوئ جی خو دا د دواړو محکمو د ملی بهګت نتیجه ده چه دا زمکه چه په دے باندے ډیر Thick forest هم دے چه دغه 170 کنال او 15 مرلے یو پرائیویټ سړی ته د دے انتقال کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، دا ډیر اهم سوال دے او که داسے دا مونږ قومی اثاثه مونږ دغه ته ورکوؤ، پرائیویټ خلقو ته دغه شان ورکوؤ او بیا کیسونه به چلوؤ پرے او د پرائیویټ خلقو خلاف به چلوؤ نو بیا د دے دواړو محکمو ضرورت څه دے؟

جناب سپیکر: جی جناب، ٹریژری بنچز۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میرا اس پہ سوال ہے۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔اس کے بعد آپ جی۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں جی ایک ضمنی کوسچن یہ ہے کہ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان نے سوال اٹھایا ہے تو اس کے بعد سیکرٹری صاحب جاگ گئے ہیں اور انہوں نے یہ ہدایت کی ہے کہ ہائی کورٹ سے یہ انتقال منسوخ کیا جائے، اگر یہ سوال نہ آتا تو پھر یہ انتقال منسوخی کیلئے نہ کہتے۔اس سے یہ لگتا ہے کہ یہ محکمہ اس آدمی کے ساتھ ملا ہوا ہے جو پرسنل آدمی ہے تو میری تو یہ درخواست ہوگی کہ اگر اتنے بڑے Blunder کو آپ کمیٹی کو ریفر کر دیں تو ہو سکتا ہے، وہاں زیادہ موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں اس پہ کچھ عرض کرنا چاہونگا کیونکہ اس سوال کو میں نے بہت Thoroughly study کیا ہے۔اس میں میں نے دیکھا ہے جی کہ دیکھیں 1967ء میں انتقال نمبر 220 محکمہ کو Resumed land مل گئی ہے اور پھر یہ سو رہے ہیں تو اس کے بعد 1982ء میں عبداللہ نامی شخص نے 170 کنال 15 مرلے زمین اپنے نام پر انتقال کرالی ہے اور اس کے ساتھ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے کرانے کے بعد مسماۃ امیر جان ہے، جو مقدمہ کرتی ہے کہ اس پر عبداللہ کا حق نہیں ہے، اس کو نہیں ملنی چاہیئے اور محکمے والے سوئے ہوئے ہیں، محکمے والے نہیں کرتے۔جو جائیداد اس وقت 1967ء میں پانچ سو روپے کنال تھی، وہ آج 20 لاکھ، 30 لاکھ Per کنال ہے تو 170 کنال اور 15 مرلے کا اتنا بڑا گورنمنٹ کو کیوں Loss دیا گیا، اس میں کیوں غیر ذمہ داری کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی ٹریژری بینچز سے کون جواب دیگا؟ Ji, Shuja Khan Sahib, on behalf of Forest Minister, please.

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): محترم جناب سپیکر صاحب، جس طرح فرمایا گیا ہے کہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ سے یہ زمین کسی کے نام پہ منتقل ہوئی تو یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے کسی آدمی کے نام پہ منتقل نہیں ہوئی، یہ جواب میں کلیئر ہے کہ محکمہ نے یہ زمین نواب صاحب سے جب حاصل کی تو اس میں اس وقت ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی غلطی سے خسرہ نمبر رہ گیا اور جو خسرہ نمبر اس وقت رہ گیا، وہ بعد میں کسی آدمی کو الاٹ ہوا اور جب اس پر محکمے نے اس کے بعد ڈی او آر کو چٹھی لکھی کہ اس انتقال کو خارج کیا جائے تو اس

میں، یہ آگے جواب میں موجود ہے کہ اس نے کہا کہ یہ Civil matter ہے اور یہ اب کورٹ سے آئے گا تو جس طرح جواب کے آخر میں لکھا گیا ہے جی، کوئسچن کے جواب میں آیا تھا، اس وقت یہ لکھا گیا تھا کہ ہائی کورٹ میں Writ فائل کر دیں گے، کر لینی چاہیئے لیکن اب یہ Writ فائل ہو گئی ہے اور آج اس پر تاریخ تھی، لہذا اب اس کو کمیٹی کو ریفر کرنا کیونکہ یہ اب معاملہ کورٹ میں ہے تو اسے کورٹ ہی Decide کرے گا۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب، کیوں؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: په 1965ء کښې محکمې ته انتقال شوې دې، ټهیک شو-----

جناب سپیکر: ہں جی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: په 1965ء کښې محکمه ته انتقال شوې دې او په 1982ء کښې محکمې ته ایله پته لګی چه زما زمکه بل چا ته الاټ شوې ده، پرائیویټ سړی ته، زه وایمه جی که کورټ کښې خو هغه د یو بل ډیپارټمنټ، د ریونیو ډیپارټمنټ خلاف یو سړې تلې دې، زه دا وایمه چه دا خو د دې قوم او د دې صوبې اثاثه ده، لکه دیکښې چه کوم خلق ملوث دی، دا بغیر د دې اسمبلئ دغه غیر جانبدار ه خلقو له څوک نه شي ورکولې۔ زه خو د محکمې هغه کسانو له چه په دیکښې ملوث دی، هغوی له سزا ورکول غواړم۔ دوئ به د زمکې فیصله کوی، دې په کورټ کښې چلیږی، مونږ ته هغې سره دغه نشته جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، آپ کیا کہتے ہیں جی؟

وزیر خوراک: On behalf of Minister for Environment, Sir اس میں آگے جواب میں وہ لیٹر موجود ہے جس میں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہے کہ ان لوگوں کے نام کی نشاندہی کی جائے تاکہ ان کے خلاف کارروائی ہو سکے اور جو دوسری بات ہے کہ یہ کوئی پرائیویٹ پارٹی، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اب اس وقت کورٹ میں اس آدمی کے خلاف اپیل میں گیا ہے جی، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زما خو دې سره اتفاق نشته، زه خو وایم چه دا کمیټئ ته حواله کړئ۔

جناب سپیکر: نه تاسو اوس څه غواړئ، کمیټئ ته استول غواړئ، څه وایئ؟ هغه Concerned Minister Sahib هم نشته۔ شازی خان صاحب، جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر خوراک: سر، اس میں عرض یہ ہے کہ چونکہ یہ معاملہ کورٹ میں ہے اب اور دوسری بات یہ ہے کہ جس کی Negligence سے یہ ہوا ہے، اس کیلئے Already یہ لکھا گیا ہے کہ وہ ریوینو ڈیپارٹمنٹ Identify کرے، اس آدمی کا نام تاکہ اس کے خلاف کارروائی ہو سکے۔ میرا یہ خیال ہے کہ جب ایک معاملہ کورٹ میں ہے تو اس کو اب کمیٹی کے حوالے کس طرح کیا جائے؟

جناب سپیکر: دا به څوک ډیکلیئر کوی چه دا Sub judice دے که نه دے؟ تاسو طرف نه دا دغه دے چه It is sub judice۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، دیکښے یو خبره اوکړم چه دا چونکه عدالت کښے دے نو په ځائے د دے چه نور خبره کوی نو عدالت کښے ده نو که دا دلته پاتے شی نو ښه به وی۔ دا هغوی ته خواست کوؤ۔

جناب سپیکر: نہیں، جب فلور آف دی اسمبلی پہ منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ عدالت میں گیا ہے تو It is seems to be sub judice. Next۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر یہ Sub judice تھا اور اس کا جو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے، کیا انہوں نے اس میں یہ Mention کیا ہے کہ یہ Sub judice ہے؟ دیکھیں نا، اگر انہوں نے جواب دیا ہے تو اس میں ان کو Mention کرنا چاہیئے تھا اور پھر آپ اسے لینے بھی دے رہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ فلور آف دی اسمبلی پہ ایک Commitment کر رہے ہیں کہ آج اس پہ تاریخ بھی ہوئی ہے، چونکہ یہ پرانا کوسچین ہے اس وجہ سے شاید نہیں لکھا ہے۔

وزیر خوراک: جناب، اب وہ Writ فائل ہو گئی ہے اور آج ہی اس پہ تاریخ تھی، آج ہی اس پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جس پہ پیشی ہو چکی ہے تو It is clear sub judice, thank you۔ محترمہ نور سحر بی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، ماته خو د ضمنی سوال جواب نه دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: ابھی ڈاکٹر صاحب! جب ایک Matter sub judice ہو گیا تو اس پہ ہم پھر اس وقت اس سٹیج پہ مداخلت نہیں کر سکتے، آپ اس پہ فریش کوئی اور موشن لے آئیں، دیکھتے ہیں اگر وقت تک Decision ہو چکا ہو یا کوئی آگے پروسیڈنگز ہو چکی ہو۔ جی محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: 436۔

جناب سپیکر: جی۔

* 436 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات کو وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے امداد ملتی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مذکورہ کو بیرونی امداد بھی ملتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ نے وفاقی اور صوبائی حکومت اور بیرونی امداد سے کتنا فنڈ حاصل کیا;

(ii) جہاں یہ فنڈ خرچ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) ادارہ تحفظ ماحولیات جو کہ محکمہ ماحولیات کا ایک ذیلی ادارہ ہے، کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے کوئی امداد نہیں ملتی ہے، تاہم صوبائی حکومت کی جانب سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ماحولیات کے شعبے میں رقم مختص کی جاتی ہے۔

(ب) جی نہیں، ادارہ تحفظ ماحولیات کو کوئی بیرونی امداد نہیں ملتی ہے۔

(ج) جیسا کہ (الف) میں جواب دیا گیا ہے۔

تین سالوں کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2005-06	غیر ترقیاتی 8.25 ملین روپے	ترقیاتی 15.0 ملین روپے۔
سال 2006-07	غیر ترقیاتی 8.6 ملین روپے	ترقیاتی 22.5 ملین روپے۔
سال 2007-08	غیر ترقیاتی 9.50 ملین روپے	ترقیاتی 23.6 ملین روپے۔

ادارہ تحفظ ماحولیات نے صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:

1۔ <u>صوبہ سرحد میں ترقیاتی منصوبوں کے ماحولیاتی تجزیہ کیلئے انسانی وسائل کا فروغ</u>

ادارہ تحفظ ماحولیات نے صوبائی حکومت کے افسران، غیر سرکاری تنظیموں، صنعتوں اور ضلعی حکومتوں کے نمائندگان کو ترقیاتی منصوبوں کے ممکنہ ماحولیاتی اثرات کے تجزیہ کے متعلق تربیت دینے کیلئے ایک منصوبہ شروع کیا جو کہ ترقیاتی منصوبوں کیلئے ماحولیاتی اثرات کے جائزے کی رپورٹ مرتب کرنے میں مددگار ہوگا۔ اس منصوبے کے تحت تین روزہ تربیتی پروگرام میں 167 افسران کو تربیت دی گئی ہے۔ اسی طرح 396 افسران/نمائندگان کو پانچ روزہ شعبہ جاتی پروگرام کے تحت تربیت دی جا چکی ہے۔

2۔ <u>پشاور میں حیات آباد کے کارخانوں کے گندے پانی کے اخراج کا بندوبست</u>

حیات آباد کے صنعتی اور رہائشی علاقوں سے خارج ہونے والے مائع فضلات کی پہلے تالابوں کی مدد سے صفائی اور اس کے بعد حیات آباد کے رہائشی علاقے سے گزارنے کیلئے پانچ کلومیٹر زیر زمین پائپوں کی بچھائی کا 90 فیصد سے زیادہ کام ہو چکا ہے۔

3۔ <u>صوبہ سرحد میں پتھر اور سنگ مرمر کے کارخانوں میں صاف ستھری پیداوار کا تعارفی نظام</u>

اس منصوبے کے تحت ورسک روڈ، خیر آباد اور بونیر میں گرد و غبار اور آبی آلودگی پر قابو پانے کیلئے ایک ایک تعارفی نظام قائم کیا گیا جس میں ماربل فیکٹری کیلئے سیٹلنگ ٹینکس کی تعمیر اور چپس کارخانوں کیلئے گرد و غبار کھینچنے والا نظام شامل ہے۔ اب مندرجہ بالا نظام دوسرے کارخانوں میں بھی قائم کیا جا رہا ہے۔

4۔ صنعتوں، غیر سرکاری تنظیموں اور دوسرے اداروں سے موصول شدہ ماحولیاتی منصوبوں کیلئے صوبائی پائیدار ترقی فنڈ کے تحت جزوی فنڈز دستیاب ہیں، سوئس ڈیویلپمنٹ کارپوریشن (SDC) نے اس فنڈ میں پانچ ملین روپے فراہم کر دیئے ہیں اور صوبائی حکومت نے پانچ ملین دینے کی یقین دہانی کروائی ہے۔ صوبائی پائیدار ترقی فنڈ کے تحت مندرجہ ذیل منصوبوں کی مالی معاونت کی گئی:

- پلاسٹک کی ری سائیکلنگ کے یونٹ کا قیام۔
- چھوٹے پیمانے کے کاغذ کی ری سائیکلنگ۔
- حیات آباد کی صنعتی گیسوں کے اخراج کی نگرانی اور سیلف رپورٹنگ۔
- ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ سے نامیاتی فضلات کو ٹھکانے لگانا۔
- کوہاٹ میں کمیونٹی واٹر فلٹر پلانٹ کا قیام۔
- دیر میں کمیونٹی لیٹرین کا قیام۔

5۔ <u>صوبہ سرحد میں ماحولیاتی صورتحال کا جائزہ</u>

اس منصوبے کے تحت صوبہ سرحد میں جنگلی حیات، جنگلات، جنگلات کی کٹائی، زمین کے کٹاؤ، فضائی معیار، ہسپتال کے فضلات، دریا کا پانی، کوڑا کرکٹ کی مقدار اور ٹھکانے لگانا۔ صنعتی اخراج اور آبی معیار سے متعلق ابتدائی اور ثانوی معلومات اکٹھی کی گئی ہیں جس سے ماحولیاتی صورتحال کی نظرثانی اور تجدید ہوگی۔

6۔ <u>تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بٹخیلہ کا ماحولیاتی تحفظ اور بہتری</u>

فنڈز اور ٹیکنیکل مہارت منتخب شدہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو ٹھوس اور مائع فضلات کے ٹھکانے لگانے کیلئے فراہم کر دی گئی ہے اور اس سال کے فنڈز بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ نے جاری کر دیئے ہیں۔

زیر غور منصوبے:

(1) ماحولیاتی نگرانی نظام کا قیام۔

- صاف ہوا اور صاف پینے کے پانی کی منتخب بڑے شہروں میں نگرانی۔
- NEQS کی اسٹینڈرڈ کے مطابق صنعتوں اور بلدیات کی نگرانی۔
- ملینیم ترقیاتی مقاصد برائے ماحولیات کے شعبہ کیلئے ایک لائحہ عمل اور نگرانی کی کارکردگی کے نظام کا قیام۔

(2) مستحکم سہولیات برائے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ(EIA) ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کی رپورٹ کے مطابق یقینی بنانا۔

موجودہ ترقیاتی کاموں کی نگرانی کو ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) /ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE)

_ کو ماحولیاتی اثرات کا جائزہ/(EIA) ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کی صلاحیت رکھنے والی فرم کی نشاندہی اور رجسٹریشن۔

3۔ تین علاقائی دفتروں کا قیام (ڈی آئی خان، ایبٹ آباد، ملاکنڈ)

اس منصوبے کا اہم مقصد ادارہ تحفظ ماحولیات کی استعداد کار کا دائرہ پاکستان ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ کے مطابق دوسرے شہروں تک پھیلانا ہے اس کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:۔

_ ادارہ تحفظ ماحولیات اور اس کے ضلعی دفاتر کو استعداد کار کا ماحولیات تحفظ ایکٹ 1997 کے مطابق اضافہ کرنا اور اس کی دفعات قائم کرنا۔

_ پلاننگ، ماحولیاتی جائزہ، صاف ماحول کا نظام، فضلات کے ٹھکانے لگانے اور ان کی ری سائیکلنگ کا انتظام، اور ماحولیاتی قوانین کے شعبوں میں ادارہ تحفظ ماحولیات کی استعداد کار میں اضافہ۔

_ مشینری، آلات اور ٹرانسپورٹ اور سٹاف کی تعیناتی کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی۔

4۔ گاڑیوں کے اخراج کو جانچنے کے تین اسٹیشنوں (VETS) پشاور کے استعداد کار میں اضافہ، دھواں چیک کرنے والے آلات کی تبدیلی۔

_ اس اسٹیشن کا دائرہ کار دوسرے بڑے شہروں تک پھیلانا جن میں مردان، ڈی آئی خان، ایبٹ آباد، بنوں اور مالاکنڈ وغیرہ شامل ہیں۔

_ دھوئیں اور اس سے ہونے والے نقصان دہ اثرات کے متعلق لوگوں میں شعور اجاگر کرنا۔

_ ٹرانسپورٹ یونٹ، ڈرائیوروں، ٹریفک پولیس، موٹر گاڑیوں کی جانچ کرنے والے ادارے اور میکینک کو ٹریننگ دینا اور اس پر عملدرآمد کی ترغیب دینا۔

_ دھوئیں کے اخراج کی جانچ کے لئے ٹریفک پولیس کی مدد سے ایک پر اثر نظام کا قیام۔

_ مختلف جانچ شدہ گاڑیوں کے متعلق تمام ڈیٹا بیس کی تیاری اور ایک فعال نگرانی کے نظام کا قیام جو کہ گاڑیوں کے دھوئیں کے اخراج کا مواد حاصل کر سکے۔

_ ٹریفک پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ضلعی حکومت وغیرہ کے ساتھ ملکر ماحول کے تحفظ کے لئے اقدامات۔

5۔ ماحولیاتی مسائل سے متعلق عوامی شعور کو اجاگر کرنا۔

_ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پورے صوبہ سرحد میں ماحولیات کے متعلق شعور کا اجاگر کرنا۔

_ صوبہ سرحد کے عوام کو ماحولیاتی آلودگی اور اس کے ہونے والے انسانی صحت پر خطرناک اثرات اور دوستانہ ماحول سے اس میں کمی کے متعلق آگاہی۔

_ عام لوگوں میں صفائی اور گھروں کو صاف رکھنے، فائدے اور استعمال شدہ چیزوں کو دوبارہ استعمال کے قابل بنانے کے متعلق ان کو راغب کرنا اور ان کے شعور کو اجاگر کرنا۔

_ لوگوں سے ماحول کے تحفظ کے لئے براہ راست بات کرنا اور ان کی قابل عمل تجاویز اور ان کی شرکت کو اس عمل میں شامل کرنا۔

_ ماحول کی بہتری کے لئے عوام کے ماحولیاتی مسائل کے متعلق ترجیحات اور پہلے سے کئے گئے اقدامات کے متعلق رائے کے لئے عوامی سروے کا اہتمام۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: جی۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، سوال تو ہے لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کون مجھے جواب دے گا؟

جناب سپیکر: وہ تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ ایک آنریبل منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ نور سحر: چلو میں پوچھتی ہوں لیکن جب منسٹر صاحب ہوتے ہیں، وہ ہمیں صحیح جواب نہیں دیتے، ٹال مٹول کرتے ہیں تو یہ بیچارے ہمیں کیا جواب دینگے۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ آپ Satisfy ہیں، آپ چھوڑ رہی ہیں۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، میرے کوئسچنز ہیں، سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ جلدی سے سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر، میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے رقم کی تفصیل کوئی نہیں بتائی ہے، یہاں پر صرف انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ہم دورے کرتے ہیں، باقی یہ ہے کہ کارخانوں کے جو Metals ہیں جو ندیوں میں جاتے ہے، اس سے مچھلی بھی Suffer ہو رہی ہے اور انسان بھی Suffer ہو رہے ہیں تو اس کیلئے انہوں نے جو اقدامات کئے ہیں، اس کی بالکل ڈیٹیل ہمیں نہیں دی ہے اور اس کیلئے انہوں نے کیا Progress کی ہے؟ اس کی بھی ڈیٹیل اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، جو محترمہ کا کوئسچن تھا، اس کی ساری تفصیل اس میں موجود ہے اور جو ان کی دوسری بات ہے، بالکل سارے کارخانوں سے جو گندا پانی جاتا ہے، اس کو ٹھیک ہونا چاہیئے تو Ideal situation ہے، اس کیلئے اگر اتنے وسائل دستیاب ہوں تو صحیح ساری چیزیں ٹھیک ہونگی۔ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو اس کیلئے جو وسائل دستیاب تھے، اس میں جتنا کام ممکن ہو سکتا تھا، اس سے زیادہ کوشش کی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Again, Ms. Noor Sahar Bibi, Question No. 440.

* 440 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات اور دوسرے سربراہ صوبے میں مختلف قسم کے دورے کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ افسران نے 2008 کے دوران کتنے دورے کئے، اگر دورے نہیں کئے تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات اور دوسرے سربراہ صوبے میں مختلف قسم کے دورے کرتے ہیں۔

(ب) جناب چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات نے 2008 کے دوران کل 104 دورے کئے ہیں جن میں مختلف علاقوں کے انسپکشنز اور مختلف قسم کی میٹنگز شامل ہیں:

نمبر شمار	مہینہ	دورے	نمبر شمار	مہینہ	دورے
1	جنوری	14	7	جولائی	09
2	فروری	07	8	اگست	12
3	مارچ	06	9	ستمبر	03
4	اپریل	15	10	اکتوبر	06
5	مئی	11	11	نومبر	02
6	جون	10	12	دسمبر	09

باوجود یہ کہ بجٹ میں پٹرول کیلئے بہت کم فنڈ مہیا کیا گیا اور اس وقت تو کوئی فنڈز نہیں کہ تفصیلی دورے کئے جائیں مگر پھر بھی ضرورت کے مطابق دورے کئے گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary, Bibi?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کہاں کہاں کے دورے کئے؟ انہوں نے نہ دوروں کی تفصیل دی ہے اور نہ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے جاکر کیا Progress کی ہے؟ خالی دورے کرنے سے یا ٹی اے / ڈی اے لینے سے تو مسئلے حل نہیں ہوتے، انہوں نے کیا بتایا کہ ان کے دوروں سے ان کو کیا نقد شے حاصل ہوئی ہے، ہمیں یہ کیا Provide کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب، جو تفصیل میڈم نے مانگی تھی، وہ اس جواب میں موجود ہے، اب وہ اس سوال میں تھا نہیں کہ انہوں نے کہاں کہاں کے دورے کئے ہیں؟ ورنہ وہ

تفصیل بھی ہم فراہم کر دیتے کہ کہاں کہاں کے دورے کئے ہیں؟ لیکن جو تفصیل انہوں نے مانگی تھی، وہ اس میں ساری مہیا کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: بی بی، یہ فریش کوئسچن آ رہا ہے تو اس سلسلے میں ان کے پاس ڈیٹا نہیں ہوگا، آپ تفصیل سے کوئسچن میں مانگ لیتے۔Again محترمہ نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر 443۔

* 443 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے کے جنگلات میں Wind fall اور دوسری وجوہات سے گرے ہوئے درختوں کی کٹائی کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ لکڑی حویلیاں اور درگئی مالاکنڈ کے ڈپو میں لائی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبے کے جنگلات سے کل کتنی مکعب فٹ لکڑی مذکورہ ڈپوؤں میں لائی گئی ہے، لکڑیوں کی اقسام، جنگل کا نام اور تعداد کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں (جنوری 2006 تا دسمبر 2008) 1,980,575 مکسر فٹ عمارتی لکڑی ہزارہ فارسٹ سرکل ایبٹ آباد کے مندرجہ ذیل ڈویژن ہائے کے جنگلات سے ٹمبر ڈپو گوہر آباد (حویلیاں) اور درگئی ترسیل ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی گئی۔

ضمنی مواد: صوبائی حکومت نے جنگلات میں خشک ایستادہ، گرے پڑے درختان کو موسمی حالات سے ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اور ان درختان سے لکڑی کی نکاسی کیلئے پالیسی نمبر-SO(Tech:)V-366/2003/8060، مورخہ 13/10/2003 جاری کی۔ اس پالیسی کے تحت مختلف جنگلات میں موسمی حالات، طوفان اور برف باری سے گرے پڑے اور خشک ایستادہ درختان کی نکاسی کیلئے جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی سسٹم کے تحت مالکان پر مشتمل مختلف سوسائیٹیاں بنائی گئیں جن کے ذریعے جنگلات کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ بالا درختان کی مارکنگ کی گئی۔ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد تمام قانونی تقاضے پورے کئے گئے اور لکڑی کو چیرائی کر کے مختلف منڈیوں تک لایا گیا۔ منڈی میں چیئر مین جے ایف ایم سی کی موجودگی میں کھلے عام نیلام کیا گیا، حکومت نے سرکاری واجبات وصول کرنے کے بعد

لکڑی کو چیئر مین جے ایف ایم سی کی موجودگی میں کھلے عام نیلام کیا، حکومت نے سرکاری واجبات وصول کرنے کے بعد لکڑی کو چیئر مین جے ایف ایم سی کے حق میں ریلیز کیا تاکہ مالکان کا حصہ چیئر مین کے ذریعے ان تک پہنچایا جا سکے، البتہ کوہستان میں پہلے سے رائج آٹھ نکاتی پروگرام کے تحت رجسٹرڈ شدہ Harvesting Societies کے ذریعے جنگل سے لکڑی کی چیرائی کر کے مختلف منڈیوں تک اس کو پہنچایا گیا جہاں لکڑی 80% حصہ مالکان اور 20% حصہ لکڑی سرکار کو نیلام کر کے قیمت لکڑ کو سرکاری خزانے میں جمع کیا گیا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، اس میں انہوں نے ملزمان کے خلاف جو مقدمہ بنایا ہے، اس کی وضاحت بھی نہیں ہے اور کس عدالت میں ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، تو اگر ملزمان کا وجود ہی نہیں ہے، یہ بتاتے ہی نہیں ہیں تو یہ ہمیں پھر کیا Show کرتے ہیں کہ ان کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟ اس کو کسچین کو، اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ مجھے صحیح اندازہ ہو جائے، اس میں تو بہت کچھ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، جو میڈم نے تفصیل مانگی تھی کہ کتنی لکڑی کی کٹائی ہوئی ہے؟ اس کی تھوڑی سی Back ground ہے جی۔ یہ 1992 میں جب فلڈ آیا تو اس کے بعد ہر قسم کی کٹائی پر اس صوبے میں پابندی لگا دی گئی اور جب اس کے بعد یہ پالیسی گورنمنٹ نے بنائی، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ایک سائنٹیفیک ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں درخت لگانا بھی ضروری ہوتا ہے اور درخت کاٹنا بھی، یہ جنگل کیلئے بڑا ضروری ہوتا ہے، تو جو تفصیل میڈم نے مانگی تھی، وہ تمام اس میں مہیا ہے جی کہ کس کس Compart میں Even کہ آخر میں اس Compart میں کتنی کٹائی کی گئی ہے؟ کوئی ایسی تفصیل۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ باقی جوابات قاضی اسد صاحب دینگے۔ قاضی اسد صاحب! باقی جوابات آپ دینگے ٹریژری بینچز کی طرف سے۔

وزیر خوراک: کوئی ایسی تفصیل نہیں ہے بلکہ Even کہ ہر Compart کے آگے کہ اس Compart سے کس سال میں کتنی لکڑی کی نکاسی ہوئی ہے؟ یہ ساری تفصیل اس جواب میں موجود ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، میں نے کہا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے تھی ناکہ۔

(قطع کلامی)

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب، ستاسو څه سوال دے ؟ ایک منٹ جی، شازی خان صاحب! ایک منٹ جی۔ انور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔ دا سپلیمنټری سوالونه ټول په یو Series کښے وایئ نو منسټر صاحب به پاخی نو د یو یو جواب به درکوی۔ جی انور خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! زما عرض دا دے چه فارسټ ډیپارټمنټ خو خالی د کټنګ کار دغه کړے دے لیکن ځنګل چه څومره کټ کیږی آیا څومره وونے چه کټ کیږی، د یوے ونے په بدله کښے دوئ څو ونے لګوی؟ په فیلډ باندے جی داسے د دوئ څه پروګرام شته دے چه څومره ځنګل کټ کوی او بیا دوئ بوټے لګوی؟ په ګراونډ خو څه نه ښکاری جی، صرف کټنګ کیږی او نور زمونږ د مالاکنډ ډویژن سره تعلق دے جی، هلته هیڅ قسم څه بوټی نه دی لګیدلی جی، نو آیا داسے د دوئ په دغه څه شته دے جی چه ونے کټ کیږی او دوئ به نوے پلانټیشن هم کوی؟ تهینک یو، جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، زما سوال تفصیل خو-----

(شور)

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر صاحب۔ ایسا ہے ناکہ آپ فریش کوئسچن کوئی بھی ساتھ نہ لائیں، وہ بار بار مجھے بھی کہنا پڑ رہا ہے، منسٹر صاحبان کو بھی، اس میں اسی جگہ سے Related سوال کیا کریں جی۔

وزیر خوراک: میڈم جو بات کہہ رہی ہیں جی، کہ جرمانے کی تفصیل بتائی جائے تو وہ تو ہزاروں اور لاکھوں لوگ ہیں، یہ اگر کوئسچن ان کا اس لائن پر ہوتا تو اس کا شاید جواب مکمل ہوتا، تو جس طرح کتنے درخت لگانا، محکمے نے کتنے لگائے ؟ اس کیلئے بھی اب شاید اس کوئسچن میں اتنی تفصیل مہیا نہیں ہو سکتی تھی۔ جو کوئسچن دیا گیا تھا سر، اس کا مکمل اور جامع جواب اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے اور Even کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی تفصیل بھی اس میں بیان کی جائے کہ کتنی لکڑی کاٹی گئی ہے ؟

جناب سپیکر: جی، سردار نلوٹھا صاحب۔ آپ کا سوال، ضمنی سوال Orbit کے اندر، سوال کے اندر جو سوال ہو-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میرا ضمنی کوئسچن جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ Wind fall میں جو درخت گرتے ہیں اور محکمہ ان کی نیلامی میں تاخیر برتتا ہے جس سے وہ درخت گل سڑ جاتے ہیں اور حکومت کو کوئی خاطر خواہ آمدنی نہیں ہوتی، تو میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ آیا منسٹر صاحب Wind fall میں گرے ہوئے درختوں کی اگر جلد نیلامی کا ارادہ رکھتے ہوں تاکہ حکومت کو کوئی خاطر خواہ اس کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر خوراک: صوبہ سرحد میں دو قسم کے جنگلات ہیں، ایک تو گورنمنٹ کی Ownership ہیں اور جو زیادہ سے زیادہ جنگلات ہیں، وہ لوگوں کی Private Ownership ہیں۔ جو Private Ownership ہیں اس کیلئے ایک سسٹم ہے، اس میں ایک جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی بنتی ہے، وہ جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی اس کا انتظام اور انصرام کرتی ہے۔ وہ جب بھی Application دیتی ہے کہ میرے اس Compart میں اتنے درخت گرے ہیں تو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ فوری طور پر جا کر ان کو وہ درخت مارک کرکے دیتا ہے جو اس میں گرے ہوتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کا اپنا فارسٹ ہے، وہ اس کے اندر ان کا جو فارسٹ گارڈ ہے، وہ رپورٹ کرتا ہے، تو کوشش کی جاتی ہے کہ یہ جلد سے جلد اٹھائے جائیں تاکہ لوگوں کا کم سے کم اس میں نقصان ہو۔

جناب سپیکر: کوشش کریں میکینزم ایسا اپنائیں کہ درخت ضائع ہونے سے بچ جائیں تاکہ گورنمنٹ کو ریونیو بھی آجائے۔ جی ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر جی؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: سوال نمبر 62۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں، This is kept pending; this is kept pending. Malik Qasim Khan, Question No. 240 is also kept pending. Question No. 309 of Dr. Zakirullah Khan Sahib is kept pending. Question No. 445 of Muhtarama Mussarat Shafi Advocate is kept pending. Question No. 575 of Malik Qasim Khan Sahib is kept pending. Muhammad Zamin Khan Sahib, Question No. 297.

* 297 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے تمام ریسٹ ہاؤسز کی دیکھ بھال اور مرمت محکمہ ہذا کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں محکمہ کی زیر نگرانی تمام ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) 2002 سے تاحال کتنے افراد نے مذکورہ ریسٹ ہاؤسز سے استفادہ حاصل کیا ہے اور وہاں سے کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کی گئی ہے، ہر ریسٹ ہاؤس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا کے زیر نگرانی جو ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان کی دیکھ بھال اور مرمت محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ب) صوبے میں محکمہ ہذا کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل ہاؤسز ہیں:

(i) (1) پختونخوا ہاؤس اسلام آباد۔ (2) پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد۔ (3) پختونخوا ریسٹ ہاؤس مری روڈ نتھیا گلی۔ (4) شاہی مہمان خانہ پشاور۔ (5) کرناک ہاؤس نتھیا گلی۔ (6) ایڈیشنل کاٹیج نتھیا گلی۔ (7) پائن کاٹیج نتھیا گلی۔ (8) ہائی وے ریسٹ ہاؤس نتھیا گلی۔ (9) ریٹریٹ ہاؤس نتھیا گلی۔

واضح رہے کہ ہاؤسز نمبر (1) تا (4) کا انتظام و انصرام محکمہ انتظامیہ کرتا ہے جبکہ کرناک ہاؤس گورنر ہاؤس کے زیر انتظام ہے اور باقی ریسٹ ہاؤسز وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے زیر انتظام ہیں۔

(ii) پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں 2002 سے 2008 تک کل حاصل شدہ رقم -/2,12,48600 جس کا 50 فیصد (-/1,06,24,300) سرکاری خزانے اور 50 فیصد (1,06,24,300) بینک میں وقتاً فوقتاً جمع کی گئی ہے جس سے متعلقہ ہاؤس کے اخراجات اور ضروریات قواعد و ضوابط کے مطابق پورے کئے جاتے ہیں جبکہ پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد، پختونخوا ہاؤس مری روڈ نتھیا گلی اور شاہی مہمان خانہ پشاور سے کل حاصل شدہ رقم مبلغ -/53,33,741 سرکاری خزانے میں جمع کی گئی ہے۔

پختونخوا ہاؤس اسلام آباد، پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد، پختونخوا ہاؤس مری روڈ نتھیا گلی اور شاہی مہمان خانہ پشاور میں 2002 سے 2008 تک 26639 افراد نے قیام کیا، تفصیل درج ذیل ہے:

Income and expenditure (2002 to 2008)
Pakhtun Khwa House Islamabad

S. No	Year	Total Guest	Total Income	50% deposited in Govt. Treasury
1.	2002	24287	Rs.2799004/-	Rs.1399502/-
2.	2003	2486	Rs.1989678/-	Rs.994839/-
3.	2004	2608	Rs.1865658/-	Rs.932829/-
4.	2005	2514	Rs.2769160/-	Rs.1384580/-
5.	2006	3885	Rs.3601300/-	Rs.1800650/-
6.	2007	5098	Rs.5033400/-	Rs.2516700/-
7.	2008	3661	Rs.3190400/-	Rs.1595200/-
	Total	22,680/-	Rs.2,12,48,600/-	Rs.1,06,24,300/-

Pakhtun Khwa House Abbotabad

S. No.	Year	Total Guest	Total Income deposited in Govt.Treasury
1	2003	34	Rs.55,800/-
2	2004	55	Rs.70,200/-
3	2005	60	Rs.81,000/-
4	2006	94	Rs.95,200/-
5	2007	108	Rs.128,400/-
6	2008	184	Rs.251,400/-
	Total.	535	Rs.682,000/-

Pakhtun Khwa House Murree Road Nathiagali

S. No	Year	Total Guests	Total income deposited in Govt. Treasury
1	7/2003 to 6/2004	28	Rs.60,000/-
2	7/2004 to 6/2005	25	Rs.48,000/-
3	7/2005 to 6/2006	38	Rs.76,800/-
4	7/2006 to 6/2007	48	Rs.96,600/-
5	7/2007 to 6/2008	44	Rs.94,200/-
	Total	183	Rs.375,000/-

Shahi MehmanKhana Peshawar

S. No	Year	Total Guests	Total income deposited in Govt. Treasury
1	2002	589	Rs.704674/-
2	2003	602	Rs.851091
3	2004	120	Rs.131731/-
4	2005	153	Rs.216243/-
5	2006	590	Rs.725112/-
6	2007	667	Rs.907690/-
7	2008	520	Rs.740200/-
	Total.	3241	Rs.4276741/-

جناب محمد زمین خان: زه مطمئن یمه د ے نه سر۔

Mr. Speaker: Satisfied. Thank you.

(تالیاں)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان صاحب! موؤر Satisfy ہیں، آپ کو کیا نظر آرہا ہے اس میں ؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: سوال آپ کا آرہا ہے، دو منٹ صبر کریں جی۔ یہ زمین خان کا دوسرا سوال بھی ہے یا یہ ایک ہی تھا؟ زمین خان صاحب! دا دویم سوال ستا سو نمبر 313۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: 297, Sir.

جناب سپیکر: نه 297 هغه خو او شو کنه، هغے نه خو ته Satisfied یے۔

جناب محمد زمین خان: نه جی، دا خو هغه بل اوشو، هغه بل وو او دا بل دے جی۔

جناب سپیکر: دا 313 هم ستاسو دے کنه؟

جناب محمد زمین خان: جی سر، اول سر 297 لړ اخلو۔

جناب سپیکر: ته د 297 نه مطمئن نه یے ؟

جناب محمد زمین خان: نه سر، دے باندے خو نه یمه، دا نه دے شوے ، هغه خو ما پیښور کښے------

جناب سپیکر: نه، خو تاسو ته ما اووئیل، تاسو وئیل چه-----

جناب محمد زمین خان: نه جی، هغه خو دا کوم کورونه چه دلته الاټ شوی دی، د هغے متعلق دے۔

جناب سپیکر: دا تاسو خپل کوئچن نمبر اووئیلو، ما درته 'تهینک یو' هم اووئیل۔

جناب محمد زمین خان: بنه سر۔ نه 297 نه جی نه یم مطمئن۔

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب محمد زمین خان: دے نه مطمئن نه یم، دے باندے زه لږ گزارش کوم۔

جناب سپیکر: ته د کوم یو نه مطمئن یے چه هغه خو زه کټ کړم کم از کم ځان نه، هاں جی؟

* 313 _ جناب محمد زمین خان: کیاوزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری اہلکاروں کی رہائش کیلئے کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام کالونیوں کے نام، ان کے گھروں کی تعداد، رقبہ اور جن کو الاٹ کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) جی ہاں، پشاور میں سرکاری اہلکاروں کی رہائش کیلئے کالونیاں موجود ہیں۔

(ب) سرکاری کالونیوں کی کل تعداد 22 ہے۔ ہر کالونی میں گھروں کی تعداد بمع رقبہ اور جن ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں، کی تفصیل ضمیمہ مین ملاحظہ ہو۔

جناب سپیکر: 313 سے Satisfied ۔ جی 297 پر سپلیمنٹری، پلیز۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، په دیکښې سر زما کوئسچن دا وو چه یره "2002 سے تاحال کتنے افراد نے مذکورہ ریسٹ ہاؤسز سے استفادہ حاصل کیا ہے اور وہاں سے کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کی گئی ہے، ہر ریسٹ ہاؤس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟" نو جی مونږ له ئے هغه د هر ریسټ هاؤس ځان له تفصیل نه دے راکړے۔ په دیکښے به جی زه یو مثال د فرنټیئر هاؤس ورکړم، فرنټیئر هاؤس ته جی چه مونږ لاړ شو نو وائی چه کمرے نشته۔ د کمرے بکنګ که تفصیل ئے مونږ له راکړے وے نو مونږ به اوس پته لګولے وے چه یره په دے کال کښے څومره کمرے الاټ شوے دی او چا چا ته الاټ شوے دی او دا چه څومره پیسے راغلے دی خزانے ته؟ اوس چه جواب نه دے راغلے۔

جناب سپیکر: سرکاری رقم نه ئے دے ښودلے، ٹھیک ده جی، آپ بیٹھ جائیں۔ جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا مونږ سره چه ریسټ هاؤسز دی او دا فرنټیئر هاؤس، پختونخوا هاؤسز چه دی، دا صرف Revenue generating units دی؟ زه دا ریکویسټ کومه چه دا د آنریبل منسټر صاحب کمیټۍ ته ورکړی، دا فیګرز ئے چه راکړی دی، دے باندے جی زما اعتراض دے۔ زه خپله جی تاسو ته جناب سپیکر صاحب، زه جی خپله تاسو ته هفته مخکښے خپل یو مثال درکوم۔ زه ورغلم سر، اسمبلۍ د طرف نه زما هلته فیکس هم تلے وو خو هغوی ته نه وو رسیدلے۔ ما هغوی نه تپوس اوکړو، وائی چه جی مونږ سره فیکس راغلے دے خو مونږ سره کمرے نشته دے، مونږ ته فیکس نه دے راغلے مونږ سره کمرے نشته دے۔ بیا چه ما اسمبلۍ سیکرټریټ کښے خټک صاحب ته ټیلیفون اوکړو، هغوی ورته ټیلیفون اوکړو، کمره پیدا شوه، هغوی اووئیل چه جی کمره اوس شته دے مونږه ته ئے وئیلی نه وو۔ جناب سپیکر صاحب، اکثر داسے کارکیږی لګیا دے، کمرو کښے چه ځائے وی خو آنریبل ممبران مونږ چه هلته لاړ شو، کیدے شی چه منسټرانو صاحبانو ته دا مسئله نه وی، هغوی ته به کمره هم وی خو مونږ ممبران چه لاړ شو وائی به چه نه نشته دے-----

جناب سپیکر: تاسو غواړئ چه دا کمیټي ته ورکړو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا د کمیټۍ ته ریفر شي جي، ورکښې لویه مسئله ده، دا د کمیټۍ ته ریفر شي۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب! ضمنی سوال۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو فرنٹیئر ہاؤسز کی بات ہے، یہ زیادہ اہم ہے جی اور باقی فرنٹیئر ہاؤسز میں اتنی رش نہیں ہوتی جتنی اسلام آباد والے میں ہوتی ہے۔ ہم وہاں اس لئے جاتے ہیں کہ کوئی سرکاری کام کریں تو وہاں پر جب جگہ نہیں ملتی تو پریشانی ہوتی ہے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس میں گورنمنٹ اپنی وہ نہ کرے، خواہ مخواہ جواب نہ دے۔ اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو اچھا Solution سامنے آجائے گا۔

Mr. Speaker: The honourable Minister, Shuja Khan Sahib.

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، جس طرح معزز ممبران نے کہا ہے، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کمیٹی کو ریفر ہوتا ہے تو۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it; the Question is referred to the concerned Committee.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زه د منسټر صاحب، ستاسو او د ټول هاؤس شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: او د 313 خو به زه ستا شکریه ادا کړم، دے نه خو Satisfy یے کنه؟

جناب محمد زمین خان: او جی۔

جناب سپیکر: دا مخکښے جی، محترمه یاسمین ضیاء صاحبه، سوال نمبر جی؟

محترمه یاسمین ضیاء: شکریہ جناب سپیکر، سوال نمبر 329۔ سر، دا خو Already نور سحر بی بی زما نه مخکښے په فلور باندے راغلے دے، ما له خو لیټ راغلے دے او کمیټۍ ته ریفر شوے هم دے۔ زما هم دا مطالبه ده چه کمیټۍ ته لاړ شي او هلته

دغه شی خو چونکه هغے ته پهلا تلے دے نو دغه کمیټئ کښے که تاسو دغه او کړئ نو زه به هم کمیټئ کښے شامله شم او کوم زما سپلیمنټری کوئسچن دے ، هغه به جی هغه ځائے کمیټئ کښے ډسکس کړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> سوال کا یہ Context بھی اسی کے ساتھ نتھی کریں، جی لف کریں کہ یاسمین ضیاء بی بی کو کمیٹی کے اجلاس میں بلایا جائے۔

<u>Ms. Yasmin Zia:</u> Thank you, ji.

<u>جناب سپیکر:</u> محترمہ یاسمین ضیاء Again بی بی، دا سوال نمبر؟

<u>محترمہ یاسمین ضیاء:</u> سوال نمبر 330۔ دا خو هغه د زمین خان صاحب کوئسچن هم Same Question وو۔ دیکښے ما جی د نورو خو دوئ ډیټیل راکړے دے خو "مذکورہ ریسٹ ہاوسز سے کتنے افراد نے استفادہ حاصل کیا؟" هغه Complete نه دے جی ، In complete دے۔ د دے نه علاوه چاند ویو هاؤس مری چه دے ، د هغے هم څه ډیټیل نشته دے ، د هغے صورتحال ډیر خراب دے هغه Maintenance condition ئے ډیر زیات دغه دے ، محکمے ته پکار دی چه په هغے باندے توجه ورکړی او لږ هغه ټهیک ټهاک جوړ کړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه دا Same Question کمیټئ ته لاړو۔

<u>محترمہ یاسمین ضیاء:</u> دا Same Question تاسو Already کمیټئ ته ریفر کړو نو چه زما هم څه Objection وی ، هغه به کمیټئ کښے دغه کړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> دے کوئسچن کښے به هم تاسو بی بی را اوغواړئ۔

<u>Ms. Yasmin Zia:</u> Thank you, Sir.

<u>جناب محمود عالم:</u> جناب سپیکر! ضمنی کوئسچن۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا کوئسچن کمیټئ ته تلے دے ، تاسو به هم پکښے را اوغواړی جی۔ محمود عالم صاحب کو بھی اس میں بلالیں۔ جی، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، سوال نمبر 491۔

* 491 _ <u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبائی ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے بہت سے منصوبے قائم کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان منصوبوں میں بنولینٹ فنڈ بلڈنگ بھی شامل ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بلڈنگ میں بہت سے دفاتر مختلف محکموں / اداروں کو کرایہ پر دیئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ بلڈنگ کب، کس مقصد اور کتنے سرمایہ سے قائم کی گئی ہے، نیز مذکورہ بلڈنگ کے انتظام و انصرام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ بلڈنگ میں کل کتنے دفاتر ہیں، کتنے دفاتر کرایہ پر دیئے گئے ہیں اور کتنے دفاتر بنولینٹ فنڈ سیل کے زیر استعمال ہیں؛

(3) جو دفاتر کرایہ پر دیئے گئے ہیں، ان محکموں / اداروں کے نام، شرح کرایہ اور سال 08-2005 تک اس مد میں حاصل کی گئی آمدن، اخراجات اور کرایہ کی شرح میں اضافہ کی تفصیل ہر سال کی الگ الگ فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں، حکومت کے تحت صوبائی بنولینٹ فنڈ بورڈ نے بھی سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے بہت سے منصوبے قائم کئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) (1) مذکورہ بلڈنگ 1985 میں دو کروڑ ستتر لاکھ چھہتر ہزار روپے کی خرچ سے تعمیر کی گئی۔ مذکورہ منصوبے کا مقصد بنولینٹ فنڈ بورڈ کی آمدن میں اضافہ کرنا تھا، نیز سرکاری محکموں کو رعایتی کرائے پر دفاتر کی فراہمی بھی مطلوب تھی۔ سیکرٹری بنولینٹ فنڈ بورڈ کے تحت بلڈنگ کے انتظام و انصرام کیلئے ایک کیئر ٹیکر اور سولہ افراد پر مشتمل Maintenance staff متعین ہے۔ بلڈنگ کی نگہداشت کیلئے ہر سال ایک معقول رقم مختص کی جاتی ہے۔

(2) مذکورہ چھ منزلہ بلڈنگ 105 کمروں / ہالوں پر مشتمل ہے جنکی کل دفتری گنجائش تقریباً 79846 مربع فٹ پر محیط ہے۔ ان میں سے آٹھ کمرے، جن کا مجموعی رقبہ 3208 مربع فٹ ہے، بنولینٹ فنڈ بورڈ

کے زیر استعمال ہے جبکہ فی الوقت بقیہ 97 کمرے / ہال تقریباً بیس مختلف سرکاری محکموں / اداروں کو کرائے پر دیئے گئے ہیں۔ ہر منزل کیلئے الگ شرح کرایہ مقرر ہے جسکی موجودہ تفصیل درج ذیل ہے:

- گراؤنڈ فلور (فرنٹ پورشن) 13.20 روپے فی مربع فٹ۔
- گراؤنڈ فلور 12.00 روپے فی مربع فٹ۔
- فرسٹ فلور 11.40 روپے فی مربع فٹ۔
- سیکنڈ فلور 10.80 روپے فی مربع فٹ۔
- تھرڈ فلور 10.20 روپے فی مربع فٹ۔
- چوتھی منزل 9.60 روپے فی مربع فٹ۔
- پانچوں منزل 9.00 روپے فی مربع فٹ۔

یادرہے کہ کرایہ کی شرح میں اب تک صرف ایک مرتبہ (جولائی 2004 میں) اضافہ کیا گیا تھا۔ امسال شرح کرایہ میں مزید اضافہ زیر غور ہے جس کا اطلاق بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔

(3) اس وقت مندرجہ ذیل سرکاری محکمے / ادارے مذکورہ بلڈنگ میں قیام رکھتے ہیں جن سے مروجہ شرح پر کرایہ کی مد میں سالانہ بنیادوں پر واجب الاوصول رقوم کی تفصیل نیچے ان کے سامنے مذکورہ ہے:

نمبر شمار	محکمہ	کرایہ	نمبر شمار	محکمہ	کرایہ
1	زکواۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ	400991	11	جم اینڈ جمولوجیکل انسٹیٹوٹ	857827
2	پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی	182210	12	آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ	309311
3	ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی	259283	13	13 الیکٹرک انسپکٹر۔	424270
4	فوڈ ڈیپارٹمنٹ	1032342	14	فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن	73914
5	پروبیشن ڈائریکٹوریٹ	277194	15	فیڈرل ڈرگ انسپکٹر۔	231158
6	بیورو آف سٹیٹکس	727045	16	پی ٹی ڈی سی	107040
7	وفاقی محتسب آفس	726095	17	سوشل ویلفئیر ڈیپارٹمنٹ	711867
8	مین پاور اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن	991928	18	سیکرٹریٹ ٹریننگ انسٹیٹوٹ	589777
9	ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ	254974	19	واپڈا سیل فنانس ڈیپارٹمنٹ	292105
10	لوکل فنڈ آڈٹ ڈائیریکٹوریٹ	478990	20	کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ	375485

ٹوٹل -/93,03.806۔

سال 2005-08 کے دوران بنولینٹ فنڈ بلڈنگ سے آمدن اور اسکی نگہداشت و مرمت پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	آمدن	اخراجات
1۔	2005-06	9048580	1502763
2۔	2006-07	9238580	1237766
3۔	2007-08	9236460	1223566

Mr.Speaker: Any supplementary, ji?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جی ہاں۔ زه وایم چه د رولز مطابق په څومره کلونو کښے په دے کرایه کښے اضافه کیږی؟ منسټر صاحب نه دا تپوس کوم او په دے مخصوص کیس کښے چه دا بنولینټ فنډبلډنګ کیس دے چه کوم د ورکرز د فلاح بهبود د پاره قائم شوے دے نو زه دا تپوس کوم چه په دے کیس کښے به فیصله څوک کوی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔ آج آپ Man of the Match بن رہے ہیں، آج سارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آپ، جی۔۔۔۔۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، یہ اس طرح ہے جو ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب نے کوئسچن پوچھا تھا، اس کا جواب تو پوری تفصیل سے موجود ہے اور اس میں آخر میں یہ نشاندہی کی ہے کہ اس سال سے اس کے کرایے میں اضافہ کیلئے کوشش کی جارہی ہے اور اس بلڈنگ میں زیادہ تر تقریباً Hundred percent سرکاری دفاتر ہیں، اس میں تو گورنمنٹ کو بھی پیسے ان کو دینے ہوتے ہیں تو انشاء اللہ اس سال کوشش کی جارہی ہے کہ اس کے کرایے میں اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر ذاکرالله صاحب، مطمئن نه یئ جی؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: دا ماسره د اخبار یو کټنګ دے، محکمه ایډمنسټریشن وائی چه مونږه د دوئ پټرول پمپ، سی این جی پمپ او دا یو پبلک سکول دے چه دا په لیز باندے ورکولو ته تیار یو۔ دا بلډنګ چه جوړ شوے دے دا په تین کروړ روپئ باندے جوړ شوے دے او په 1985 کښے جوړ شوے دے، دا پیسے چه په بینک کښے ایښودے شوے وے نو د دے نه به تیس لاکھ روپئ د کال آمدن راتلے۔

اوس چه زه د پچیس سال حساب اوکړمه نو سات ارب او پچاس کروړ روپئ تر اوسه پورے به دے گورنمنټ ته ورکړے وے ، چه دا پیسے په بینک کښے پرتے وے نو که دا د ورکرز، ملازمینو د فلاح او بهبود د پاره وی او د هغوی د ښه خیر ښیګړے د پاره وی نو بیا خو دوئ دلته په کرایه باقاعده دا بلډنګ ورکړے دے نو یولس کاله کښے خو بورډ آف مینجمنټ د دوئ دا خبره اړوی راړوی، زما خیال دے د دے معلومات منسټر صاحب ته نشته دے۔ په یولس کاله کښے خو د دوئ د بورډ آف مینجمنټ د سره میټنګ نه دے شوے۔ درے کاله کښے کرایه یو پیره زیاتیدے شی منسټر صاحب ته به شاید دا هم پته نه وی خو چه په یولس کاله کښے میټنګ نه کیږی نو کرایه به څوک سیوا کوی؟ زه دا وایمه چه دا دومره اهم سوال دے او منسټر صاحب د په دے پورے انخلی نه او نیغ په نیغه د کمیټی ته حواله کړی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! یہ واقعی ایسا ہے کہ گیارہ سال میں کوئی میٹنگ ہی نہیں ہوئی؟

وزیر خوراک: سر، اس طرح ہے کہ جس طرح انہوں نے نشاندہی کی کہ اگر وہ پیسے بینک میں رکھے جاتے تو شاید اس سے زیادہ پیسے ملتے لیکن آج اس بلڈنگ کی Value اربوں روپوں کی ہے، اگر وہ پیسے اسی جگہ رہتے تو شاید آج اس سے اس جگہ پر ایک کمرہ بھی نہیں خریدا جا سکتا تھا، تو اس میں جو تین سال بعد پچیس پرسنٹ اضافہ ہوتا ہے اور اس میں سارے سرکاری دفاتر ہیں اور انشاء اللہ اس سال اس کے Rent میں اضافہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کا مائیک آن کریں جی، وہ Satisfy نہیں ہیں۔ جی آپ کیا چاہتے ہیں، اس کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زه دا وایمه چه دا د صوبائی ملازمینو، د غریبو ملازمینو د فلاح بهبود، د هغوی د تجهیز او د تکفین خبره ده کنه جی، نو بیا پکار ده، او پخپله دوئ دا منی چه مونږ په دے باندے داسے منصوبے جوړوؤ په دے پیسو باندے چه هغوی ته پرے زیات آمدن راځی نو دا خو ښه خبره نه ده، منسټر صاحب خو زما په خیال ښه په بل لائن باندے د دے سوچ کوی، زه خو دا وایمه چه د ملازمینو د خیر ښیګړے کار اوشی۔ زه دا وایمه چه کمیټئ ته حواله کړئ چه د

دے پته اولګوؤ چه نن یو دفتر په سو روپئ کرایه باندے ښنګه په دے بلډنګ کښے دے ؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes
Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.
Voices: No.

Mr. Speaker: آیا Slow 'No'. The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee. (Applauses) دا د چا دے ؟

عبدالستار خان صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ میرا سوال نمبر 506 ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 506 _ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں محکمہ کی کوششوں اور بیرونی ممالک کے تعاون سے محکمہ جنگلی حیات کی ترقی کیلئے پراجیکٹ شرع کیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہستان میں اس وقت محکمہ جنگلی حیات کے شعبے کی ترقی کیلئے صوبائی اور بیرونی ممالک کے تعاون سے پراجیکٹ پر کام جاری ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) 1990 کے بعد محکمہ جنگلی حیات کی ترقی کیلئے کتنے پراجیکٹس مکمل کئے گئے ہیں، نیز پراجیکٹ کیلئے کتنی رقم مختص ہوئی ہے اور اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(2) پراجیکٹ میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں;

(3) ضلع کوہستان میں اس سلسلے میں کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(4) 2007 کے بعد کتنی مقامی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور آیا حکومت حیاتیاتی تنوع کی حفاظت کیلئے نئے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں جنگلی حیات کی ترقی کیلئے ورلڈ بینک کے تعاون سے ضلع چترال میں Protected Areas Management Project کے نام سے ایک ترقیاتی منصوبہ شروع کیا ہوا ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبائی حکومت کی جانب سے اس وقت ضلع کوہستان میں Conservation of Biodiversity in District Kohistan کے نام سے ایک ترقیاتی منصوبہ شروع کیا ہوا ہے جبکہ فی الوقت ضلع کوہستان میں بیرونی امداد سے چلنے والے کسی بھی ترقیاتی منصوبے پر کام نہیں ہو رہا ہے۔

(ج) (1) 1990 کے بعد محکمہ جنگلی حیات کے تعاون سے صوبے میں جنگلی حیات کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل ترقیاتی منصوبوں پر کام کیا گیا:

نمبر	پراجیکٹ کا نام	معاونت	دورانیہ	مالیت (ملین)	مقامی بیرونی
1	پروٹیکٹڈ ایریاز مینجمنٹ چترال	ورلڈ بینک وصوبائی حکومت	2000-09	19.600	182.600
2	پالس کنزرویشن پراجیکٹ	یورپی یونین وصوبائی حکومت	2001-06	82.573	6.000یورو
3	پالس کنزرویشن پراجیکٹ	صوبائی حکومت	2006-08	5.000	
4	کنزرویشن آف بائیوڈایورسٹی	صوبائی حکومت	2008-11	20.000	

(2) اس وقت ضلع کوہستان میں کنزرویشن آف بائیوڈایورسٹی ان ڈسٹرکٹ کوہستان پراجیکٹ کے تحت پانچ منتخب وادیوں میں کام کا آغاز ہو چکا ہے، اس میں ملازمین کی تعداد کچھ یوں ہے:

نمبر	نام آسامی	تعداد	کیفیت
1	ڈی ایف او / منیجر	1	محکمہ جنگلی حیات کا ڈی ایف او بلحاظ عہدہ پراجیکٹ منیجر کے فرائض انجام دے رہا ہے
2	رینج آفیسر	2	ان آسامیوں کے لئے تعیناتی کا عمل جاری ہے۔
3	کی پنچ آپریٹر	1	ان آسامیوں کے لئے تعیناتی کا عمل جاری ہے۔
4	ڈپٹی رینجر	5	ان اسامیوں کے لئے تعیناتی کا عمل جاری ہے۔
5	چوکیدار / نائب قاصد	2	ان اسامیوں کے لئے تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

(3) ضلع کوہستان میں اب تک مختلف ترقیاتی منصوبوں کے تحت خرچ کی گئی رقم کی تفصیل:

نمبر	نام منصوبہ	بیرونی امداد	مقامی فنڈ	دروانیہ منصوبہ
1	پالس کنزرویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	54.98ملین روپے	15.14ملین روپے	2001-04
2	پالس کنزرویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ		5.00ملین روپے	2006-08
3	کنزرویشن آف بائیوڈئیورسٹی		20.00	2008-11

(4) اس وقت ضلع کوہستان میں مندرجہ ذیل وادیوں میں بنائی گئی کمیٹیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر	نام وادی	تعداد
1	بلکوٹ سوپٹ	6
2	سازین	2
3	کندیا	12
4	پالس	10
5	دوبیر	8

ضلع کوہستان کیلئے فی الوقت کوئی نیا ترقیاتی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عبدالستار خان: جی سر۔ اس میں سر، میں جو سوال لایا تھا اسمبلی فلور پر، میرے اس سوال کا جو بنیادی مقصد تھا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 506 پہلے تھا اور یہ آخر میں آیا ہے جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب عبدالستار خان: یہ آخر میں آیا ہے۔ جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوہستان میں جو وائلڈ لائف کی Biodiversity ہے، اس میں دنیا کے نایاب ترین پرندے اور جنگلی حیات موجود ہیں۔ ان کی Conservation کی جو بات میں نے کی تھی، اس میں مجھے جناب وزیر صاحب نے جو جوابات دیئے ہیں مختلف اجزاء کے، اس میں تین پراجیکٹس کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔ ایک Protected Areas Management Project, Chitral، دوسرا پالس کنزرویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ، تیسرا کنزرویشن آف بائیوڈایورسٹی ان ڈسٹرکٹ کوہستان۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر صاحب سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمام وائلڈ لائف کی جتنی بھی Species ہیں وہ کوہستان میں ہیں تو ان کی Conservation کیلئے جو پروجیکٹ حکومت نے Launch کیا ہے، اس میں جو پوسٹنگ کی تفصیل دی ہے جناب سپیکر، اس میں ایک ڈی ایف او ہے جو بطور پراجیکٹ منیجر کام کرتا ہے، رینج آفیسر کی ایک پوسٹ ہے، کی پنچ آپریٹر کی ایک پوسٹ ہے، ڈپٹی رینجرز کی پانچ پوسٹیں ہیں، ایک نائب قاصد اور ایک چوکیدار ہے، تو اتنا بڑا ضلع اور وہاں پر تمام این ڈبلیو ایف پی کی جتنی بھی وائلڈ لائف کی Species ہیں، وہ ساری میرے حلقہ، میرے کوہستان میں اس وقت موجود ہیں اور وہ اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہیں اور کوہستان Hard spot declare ہوا ہے کہ پان، آئیبکس اور مار خور کی Conservation کرنا ہے، ان کو

تحفظ دینا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اتنے بڑے Resources ہمارے پاس موجود ہیں تو ان کی Conservation کیلئے اس سٹاف سے ہم کیسے ان کا تحفظ کریں گے؟ جو مقامی کمیٹیاں انہوں نے بنائی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب آنریبل منسٹر صاحب! ان کا جواب دے دیں۔

<u>جناب محمود عالم:</u> جناب سپیکر، اس میں میرا ابھی ایک سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمود عالم صاحب! آپ بھی ضمنی سوال کریں۔

<u>جناب محمود عالم:</u> جناب سپیکر، عبدالستار صاحب نے جو بات کی ہے، یہاں پر جنگلات کے حوالے سے، حقیقت میں ہم یہ کہیں گے کہ ضلع کوہستان جو ہے، وہ جنگلات کے حوالے سے اور Conservation کے حوالے سے ایک اہم ضلع ہے اور یہ پورے صوبہ سرحد کو، پورے این ڈبلیو ایف پی کو جو پیسے جاتے ہیں اور صوبے کو جو فائدہ مل رہا ہے، اس ضلع کوہستان کی لکڑی کے حوالے سے ہے تو یہاں پر پہلے میرے حلقے کے اندر، تحصیل پالس میرا حلقہ ہے، یہاں پر ڈبلیو ڈبلیو ایف کے نام سے ایک پراجیکٹ آیا تھا اسی سلسلے میں تو واقعتاً یہاں پر جو ہے، میں سپیکر صاحب! یہ بات کہونگا کہ وہاں پر جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے جو ڈی ایف او ہے یا جو رینجرز ہیں جو محکمے کے لوگ ہیں، وہ بہت کم ہیں، اس کیلئے آپ لوگوں سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اور بڑھانا چاہتے ہیں؟

<u>جناب محمود عالم:</u> جی جی، ہم بڑھانا چاہتے ہیں اور اس کیلئے اچھی قسم کے وہاں پراجیکٹس دیئے جائیں کیونکہ اس سوال میں یہاں کہاں پر ہے کہ جو کوئی پراجیکٹ ابھی تک۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزیر صاحب کو سنتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے آپ عملہ بڑھا سکتے ہیں؟

<u>وزیر خوراک:</u> یہ جو دونوں ممبران صاحبان نے نشاندہی کی، آج سے کوئی تین چار سال پہلے یہ Identify ہوا کہ جیگو پان جو کہ ایک نایاب پرندہ ہے، وہ تقریباً پانچ کی تعداد میں پالس ویلی میں موجود ہے اور پھر اس پر Foreign aided project اور پراونشل گورنمنٹ نے ملکر ایک پراجیکٹ ڈیزائن کیا کہ ان پرندوں کو کس طریقے سے بچایا جائے اور اس فارسٹ کو کس طریقے سے بچایا جائے اور لوگوں کو کس طرح متبادل روزگار دیا جائے تاکہ وہ اس جنگل کو ختم نہ کریں اور یہ جگہ اسی طرح محفوظ رہ سکے۔ جو بات انہوں نے کی

اس کیلئے عملے کی تعداد کم ہے، ضرور انشاء اللہ اس پر کوشش کی جائے گی کہ اس کے عملے کی تعداد زیادہ سے زیادہ بڑھائی جائے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں، جن میں: جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب 15-03-2010 کیلئے; جناب غلام محمد صاحب 15-03-2010 کیلئے; حاجی ہدایت اللہ صاحب 15-03-2010 کیلئے; جناب سردار شمعون یار خان صاحب 15-03-2010 کیلئے; جناب نصیر محمد خان صاحب میداداد خیل 15-03-2010 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: او دریږه جی، دا یو دوه څیزونه نمټاوؤ۔ جناب عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میداداد خیل بڑے عرصہ بعد آئے ہیں، ان کو ہم نے دیکھا ہے، اس کا نام بھی نہیں ہے اس میں، ان کا نام ہم نے چھٹی میں نہیں پکارا جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Atif-ur-Rehman, to please move his privilege motion No. 91 in the House.

جناب عطیف الرحمان: مہربانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ فوری اور اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ای ڈی او ہیلتھ پشاور نے میرے حلقہ نیابت میں بی ایچ یو، یونین کونسل ملکنڈھیر میں کلاس فور کی پانچ آسامیوں پر اور بی ایچ یو اسلامیہ کالج میں دو آسامیوں پر باہر سے لوگ بھرتی کئے ہیں اور مجھ سے پوچھا تک نہیں ہے۔ میرے حلقے کے لوگوں کو نظر انداز کیا گیا جس کی وجہ سے بحیثیت ایم پی اے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا زمونږه په حلقه کښې یو دوه بی ایچ یو ګانې دی چه په هغې کښې پوسټونه Vacant شوی وو او د بهر نه پرې ئې خلق بهرتی

کړی دی، ماچه کله د ای ډی او سره رابطه اوکړله نو هغه ما ته په واضحه الفاظو سره دا خبره اوکړه چه یره که وزیر صاحب ماته دا خبره اوکړی چه آسمان لاندے دے نو زه به وایمه چه آسمان لاندے دے او که هغوی وائی چه آسمان پاس دے نو بیا به آسمان پاس وی نو د دے وجه نه زمونږ استحقاق مجروح شوے دے ، لهذا دا د استحقاق کمیټئ ته حواله شی۔ ډیره زیاته مهربانی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی،جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): یہ پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی تھیں اور پشاور ڈسٹرکٹ کے لیول پر ہوئی تھیں اور اس میں یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ یہ Mandatory ہے کہ جب آدمی اپوائنٹمنٹ کرے توConcerned MPA سے یا کسی سے For that mater پوچھا جائے۔لوگوں نے Apply کیا،وہ اپنی سرٹیفکیٹس لیکر آئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے Un Employment کے،ان لوگوں نے Apply کیا،اس کے اندر سلیکشن ہوئی توجو سلیکشن ہوئی، ہم نے ان کو Appointments دے دیں،اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جس سے ہمارے ایم پی اے صاحب ناراض ہو رہے ہیں کیونکہ ایک پروسیجر ہے، اس پروسیجر پر ہم نے بھرتیاں کی ہیں اور تمام رولز اور ریگولیشن کو ہم نے Follow کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: وزیر صاحب زمونږه مشر دے ، مونږ د دوئ احترام کوؤ او د اسمبلئ په فلور باندے چه دوئ کومه خبره اوکړه ، یعنی په غیر پارلیمانی پارټی اجلاس کښے دا خبره شوے ده چه د کوم ایم پی اے په حلقه کښے د کلاس فور پوسټ وی نو هغه به د ایم پی اے صاحب په Simple recommendation باندے به کیږی نو وزیر صاحب په ایچ ایم سی کښے اپوائنټمنټس کړی دی، په میډیکل کالج کښے ئے کړی دی، په نرسنګ کالج کښے ئے کړی دی، دا Base به ئے ورله جوړ کړو چه یره داچونکه لوئے هسپتالونه دی، په دے باندے د ټول پیښور حق دے۔ دا چونکه زمونږه په حلقه کښے ، زمونږ د حلقے په ډسپنسرو کښے پوسټونه دی نو لهذا تاسو زما دا تحریک کمیټئ ته حواله کړئ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 161 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ حیات آباد فیز 5 پشاور میں صوبائی اسمبلی کیلئے مختص دو سو کنال اراضی پر حکومت نے قبضہ کر کے باہم بندر بانٹ کے ذریعے مختلف اداروں میں تقسیم کر دی ہے۔ اس اراضی کی تقریباً تمام قیمت بھی ادا کی جا چکی ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے اس مقدس ادارے اسمبلی کی توہین ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، جب بھی کوئی ٹاؤن شپ اور پھر وہ ٹاؤن شپ جو حیات آباد ٹاؤن شپ کے برابر ہو، جو میرے خیال میں اس صوبے کی سب سے بڑی ٹاؤن شپ ہے، تو جب ٹاؤن شپ کی پلاننگ ہوتی ہے تو اس میں پروویژن رکھی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کیلئے، سکولوں کیلئے اور اسی طرح پراونشل اسمبلی، چونکہ پشاور این ڈبلیو ایف پی کا ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے حیات آباد ٹاؤن شپ کی جب پلاننگ ہو رہی تھی تو اس میں اسمبلی کیلئے دو سو کنال زمین رکھی گئی اور جناب سپیکر، وہ زمین اس اسمبلی کے نام پر تھی، وہ زمین حکومت یا پی ڈی اے کے نام پر نہیں تھی اور اس زمین کی قیمت حکومت نے اس اسمبلی میں ادا کی اور اس اسمبلی کے آپ کسٹوڈین ہیں جناب سپیکر، اور یہ ہر سپیکر پر لازم تھا کہ وہ اس اسمبلی کی جو پراپرٹی ہے، اس کو Protect کرے۔ جناب سپیکر، آپ اگر دیکھیں اور اگر ہم تاریخ کو مدنظر رکھیں تو جناب سپیکر، 1973 تک اس معزز ہاؤس کے Only forty two ممبرز ہوا کرتے تھے اور پھر جب 1973 کا کانسٹی ٹیوشن آیا تو اس کے ممبروں کی تعداد Eighty three تک پہنچ گئی جناب سپیکر۔ آج تیس / پینتیس سالوں میں وہ تعداد ایک سو چوبیس تک پہنچ چکی ہے اور ایسی بلڈنگز جب بنائی جاتی ہیں کہ وہ آئندہ سو / ڈیڑھ سو سالوں کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ اب اگر سو / ڈیڑھ سو سال بعد اس اسمبلی کے ممبران کی تعداد تین سو ہو جاتی ہے تو پھر جناب سپیکر، ہمیں بتایا جائے کہ وہ اسمبلی بلڈنگ کہاں بنے گی، وہ اسمبلی کہاں پر ہوگی؟ اور جناب سپیکر، جب اس اسمبلی کی بلڈنگ کو بنایا جا رہا تھا تو میں نے جناب سپیکر، بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی اور آج بھی اگر آپ اس اسمبلی کا اجلاس چار بجے منعقد کرتے ہیں تو وہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ ٹریفک کی Flow پر اثر نہ ہو اور صبح کے وقت

لوگوں کو آسانی ہو لیکن جناب سپیکر، آپ خود سوچیں کہ اگر پچاس سال کے بعد، اگر اس ٹریفک کے Increase کی یہی رفتار رہی تو پھر پچاس سال کے بعد اس اسمبلی کے ارد گرد پھر کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، میرے خیال میں یہاں پر تو پھر ایک مکھی بھی نہیں جا سکے گی۔ آخر حکومت کی اور بھی بہت سی زمینیں تھیں، حکومت کو اگر ضرورت تھی تو اور کہیں زمین لے لیتی لیکن جناب سپیکر، کمال تو یہ ہے کہ اسمبلی کی اور خاصکر جو Public representatives ہیں، یہ تو اس سے ان کی انتہائی توہین ہے، میں تو جناب سپیکر اس کو ایڈ جرنمنٹ موشن میں لایا ہوں، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کا پریویلج Breach ہو گیا ہے، یہ تو جناب سپیکر، آپ کی Breach of privilege ہو گیا ہے اور جناب سپیکر، یہ اسمبلی کے سٹاف کا پریویلج Breach ہو گیا ہے اور جناب سپیکر، اس میں جو پرووژن تھی، وہ اس دو سو کنال زمین میں، اس میں منسٹرز کے بنگلوں کی پرووژن تھی، اس میں آپ کے سیکرٹریٹ کے سٹاف کیلئے Accommodation کی پرووژن تھی۔ جناب سپیکر، آپ کو اگر اسمبلی کے سٹاف کی شام کو ضرورت پڑتی ہے کسی کام کیلئے تو پھر آپ ٹیلفونیں کرتے ہیں، دو دو گھنٹوں میں وہ نہیں پہنچ سکتے، وہاں پر اس پلاننگ میں یہ پرووژن رکھی گئی تھی کہ یہ جو منسٹرز ہونگے، ان کے افسر بھی ادھر ہونگے، اسمبلی بھی ادھر ہوگی، ایم پی اے ہاسٹل بھی ادھر ہوگا، مطلب ہے کہ اس اسمبلی کے ساتھ اور ان کے منسٹرز کے ساتھ جو بھی لوازمات ہونگے، وہ اس جگہ دو سو کنال زمین میں ہونگے۔ اب جناب سپیکر، وہ جو ٹاؤن شپ بنائی گئی تھی، اس میں یہ جو پرووژن رکھی گئی تھی 1970 میں، 76-1975 میں، وہ اس لئے جناب رکھی گئی تھی تاکہ یہ جو اسمبلی کی بلڈنگ ہے، کہ کبھی ہم عجائب گھر میں اجلاس کرتے تھے، کبھی جناب سپیکر، ہم لوکل گورنمنٹ کا یونیورسٹی ٹاؤن میں جو دفتر ہے، وہاں پر اجلاس کرتے تھے، یہاں ہائی کورٹ کی جو پرانی بلڈنگ تھی، اس میں اجلاس کیا کرتے تھے، تو اس لئے رکھی گئی تھی، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اگر ایسی حرکت کی ہے تو حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینا چاہیئے اور فوری طور پر یہ اسمبلی کو واپس کر دینی چاہیئے۔ صرف یہ نہیں جناب سپیکر، اس اسمبلی کی زمین جس طرح میں نے کہا کہ اسمبلی کے نام پر خریدی گئی ہے، یہ حکومت کے نام پر بھی نہیں ہے، کسی فرد کے نام پر بھی نہیں ہے، یہ اس اسمبلی کے نام پر ہے اور اگر اسمبلی کے نام کی اس طرح توہین کرتے رہیں گے تو پھر میرے خیال میں کچھ باقی نہیں رہ جائے گا اور اگر ہم اپنی اسمبلی کو Protect نہیں کرینگے تو پھر کون اس کو Protect کرنے آئے گا؟ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹریژری بنچز سے، جی جناب میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ستاسو ډیره مهربانی جی۔ یو خو د ټولو نه اول دا خبره چه د توهین خبره نشته دے ، زه نه یم خبر چه عبدالاکبر خان د حکومت حصه ده هم او که نه ده چه حکومت دومره ظلم کړے دےاو دے ترے نه جدا شو، ډیر افسوس سره، دا سے خبره پکار ده چه هغه خبره وی چه د ټولو په شریکه وی۔ د اسمبلئ دا دوه سوه جریبه زمکه چه اغستے شوے وه، اسمبلی پرے جوړه نه شوه او اسمبلی دلته جوړه شوه نو د دے څه مطلب چه ګنی بیا دے اسمبلی هغلته بلہ جوړه شی، دا شاه خرچئ به څوک برداشت کوی او په هغه ځائے کښے بیا د منسټرانو د کورونو د جوړیدو بیا څه تک جوړیدو چه اسمبلی په دے ځائے کښے جوړه شوه؟ ډیر د افسوس خبره ده، په Dramaticانداز کښے یو خبره پیش کول یو رنګ وی او حقیقت پسندی بل رنګ۔ دا سے ده چه زمونږ هم دا سے خواهش وو چه دا ټول د په هغه انداز کښے اوشی، دا چه ټول د په یو ځائے وی، د حیات آباد صورتحال هم دا سے وو او دا چه کوم صورتحال دے ، په دے ځائے کښے چه کوم صورتحال دے نو مونږ غواړو چه زمونږ صوبه کښے سل په سل امن وی خو حیات آباد کښے خو یو ټائم کښے دا سے حالات هم راغلی وو چه هغلته وائی دیوال اووهئ او د خلقو Protection د پاره هغلته صورتحال دا سے جوړ شوے وو، لکه چرته دا Sensitive ځائے ، زمونږ هم خواهش وواو تیر حکومت کړے دے نو چه خرچه شوے ده، پکار نه ده چه د دے خبرے بیا ، د حکومت زمکه ده، اسمبلی هم زمونږ ده، دا حکومت هم زمونږ دے ، دلته چه کوم دے بیا حکومت څه فیصله اوکړه؟ دوئ په دا سے انداز کښے خبره کوی چه دا بندر بانټ شوے دے ، هیڅ بندر بانټ نه دے شوے ، دوه سوه کناله اراضی پرته وه او په هغے کښے چه کوم دے د Mental hospital د پاره شپیته کناله، هغلته SOS village د پاره پنځوس کناله او ایډورډز سکول د پاره پنځوس کناله او Approach road د پاره اته ویشت کناله زمکه ورکړے شوے ده۔ جناب سپیکر صاحب، د دے نه مخکښے په اچینی بالا کښے زمکه وه او هغے حکومت اغستے وه او د هغے د پاره خلقو ته ئے الاټ کړے وه هم دے کارونو د پاره، د بد قسمتئ نه د هغے قبضه چه کوم دے تر اوسه پورے ګوتوته رانغله نو لهذا دا زمکه پرته وه نو چه کومو خلقو سرهCommitmentهم وو او دا زمکه هسے پرته وه نو د مفاد عامه د

پاره حکومت دا قدم اوچت کړے دےاو هغه زمکه چه خوشے به پرته وه او نن چه مونږ کومه خبره کوؤ نن هم په دے پوزیشن کښے مونږ نه یو چه هغلته بله اسمبلی جوړه کړو۔ حقیقت صورتحال دا دے نن هم په دے پوزیشن کښے نه یو چه د منسټرانو د هغلته بنگلے جوړے شی او اسمبلی د دے ځائے کښے وی۔ د دے کورونو نه چه جخت سړے راځی نو دومره وخت پرے لگی، لهذا زه په دے خبره، نه د توهین څه خبره په دیکښے راځی نه دا سے څه غلط کار شوے دے ، سمری وزیر اعلیٰ صاحب Approve کړے ده چه دا اسمبلی ځان له هم حیثیت لری خو چیف ایگزیکٹیو هم ځان له یو اتهارټی او حیثیت لری، لهذا د سمرئ په بنیاد باندے حقائق ئے مخے ته ایښودی دی، په هغے باندے فیصله شوے ده نو زما خپل خیال دا دے چه په دیکښے هیڅ قسم ته بندر بانټ نه دے شوے ، د مفاد عامه په خیال باندے دا فیصله شوے ده او دا د عوامو په مفاد کښے ده، لهذا دغه کښے هیڅ قسم ته دا سے توهین نه دے شوے چه څنگه عبدلاا کبر خان وائی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، بعض اوقات ہم ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جناب سپیکر، میں حکومت کا حصہ نہیں ہوں، میں حکومتی اتحاد کا حصہ ہوں لیکن حکومت کا حصہ نہیں ہوں، حکومت کا حصہ وہ لوگ ہونگے جو وزراء ہونگے، میں وزیر نہیں ہوں ایک، جناب سپیکر۔ دوسرا میں آپ سے یہ رولنگ مانگنا چاہتا ہوں، آپ ایک انسٹی ٹیوشن کے ہیڈ ہیں اور Dichotomy of powers میں جس طرح ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ہائی کورٹ کا ہیڈ ہوتا ہے، جوڈیشری کا ہیڈ ہوتا ہے، جس طرح چیف منسٹر صاحب ایگزیکٹیو کے ہیڈ ہیں، اس طرح اس لیجسلیچر کے آپ ہیڈ ہیں۔ آپ اس لیجسلیچر کے ہیڈ ہیں اور آپ کی زمین کو کیا آپ کی اجازت کے بغیر، لیجسلیچر کی زمین کو لیجسلیچر کے ہیڈ کی اجازت کے بغیر ایگزیکٹیو لے سکتی ہے یا نہیں لے سکتی؟ اس پر میں آپ کی رولنگ مانگنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، چونکہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہے اور جب اسمبلی کے حقوق کی بات آتی ہے تو وہ میرے خیال میں صرف عبدالاکبر خان تک محدود نہیں ہے، سب اس ایوان کا حصہ ہیں۔ اسمبلی سر، وہاں پر نہیں بن سکتی، وزراء نہیں جا سکتے لیکن یہ آپ کا جو سیکرٹریٹ کا عملہ ہے سر، ان کے بھی کچھ حقوق ہیں اور بجائے اس کے کہ ایک Decision لیا جاتا ہے کہ پچاس کنال، ایک پچاس،

دوسرے ساٹھ ، اس کے بعد پھر اٹھائیس، اس کے بعد ایک سو اٹھاسی کنال، تو میرے خیال میں چلے گئے تو پیچھے تو کوئی دس بارہ کنال ہی باقی رہتے ہونگے اور جہاں تک بات کی گئی ہے استحقاق کی، تو میں تو سر سمجھتا ہوں کہ بالکل ایک پریویلج بن رہا ہے اور بجائے اس کے کہ حکومت اس چیز کو انا کا مسئلہ بنائے، اس کو Explain کرے کیونکہ اگر آپ سے اجازت لی گئی ہے، اس سیکرٹریٹ سے اجازت لی گئی ہے پھر تو ٹھیک ہے، اگر آرمی کی زمین ہوتی ہے تو اس کے بھی کوئی اپنے سیٹ رولز ہوتے ہیں، جنگلات کی زمین ہوتی ہے، اس میں بھی ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور یہاں پر جب ڈیبیٹ اور ڈسکشن ہوتی ہے سر، تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم اس چیز کو مزید Disputed بنائیں، میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو دل بڑا کرنا چاہیے اور ہم اس پر ڈیبیٹ اور ڈسکشن بھی کر سکتے تھے، اس کی ایڈمشن کیلئے بھی کہہ سکتے تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج اجلاس Prorogue ہو جائے تو پھر ہم اس قابل نہیں رہتے۔ گورنمنٹ دل کو بڑا کرے اور اس کو ہم کمیٹی کو ریفر کریں، وہاں پہ گورنمنٹ بھی اپنا موقف پیش کرے اور اس کے بعد ایک رپورٹ یہاں پہ آئے اور اس رپورٹ کی روشنی میں پھر یہ فیصلہ ہوگا کہ یہ جو کام اگر ہوا ہے، یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی، منور خان۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو، سر۔ جیسا کہ عبدالاکبر خان یہ تحریک لائے ہیں، سر، یہ حقیقت میں اگر اس اسمبلی کی زمین کو اسی طرح Without آپ کی Approval کے وہ لے سکتے ہیں تو پھر تو کل اس اسمبلی کو بھی بمعہ میرے خیال میں سارے ممبران کے وہ لے سکتے ہیں۔ سر، تو پھر میرے خیال میں یہاں کے جتنے ممبران ہیں اور ہم ہیں، پھر تو ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، تو سر یہ آپ پر Depend کرتا ہے کہ آپ اس اسمبلی کو یا اس کی جو پراپرٹی ہے، اس کو آپ کہاں تک Protect کر سکتے ہیں؟ تو میرے خیال میں سر، عبدالاکبر خان کی جو بات ہے، وہ ٹھیک ہے، وہ میرے خیال میں استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کی جو بات ہے، اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ آئندہ کیلئے اگر کوئی اس قسم کے ہمارے اس پہ Trespass کرے، کم از کم اس کو یہ انسٹرکشنز مل جائیں کہ یار، آئندہ اس قسم کی کوئی وہ نہ کرے۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل</u>: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔ یو، یو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا کومہ مسئلہ چہ عبدالاکبر خان صاحب، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب رااوچتہ کڑہ، دا ډیرہ سیریس دہ جی، Independence of Assembly Secretariat is veryimportant خو سر، زہ ریکویسټ دا کومہ چہ د ھغے کسټوډین تاسو یئ، دے ځائے کښے د آئین، د دے ایوان د دے پراپرټی کسټوډین تاسو یئ، زہ بہ ریکویسټ دا کوم د حکومت نہ، کہ فرض کڑہ کمیټئ تہ ئے نہ ھم ورکوی سر چہ کم از کم تاسو سرہ کښینی او تاسو سرہ خبرہ اوکڑی۔ دا ھال ستاسو دے جی، دا کسټوډین ئے تاسو یئ، دا پراپرټی ستاسو دہ جی چہ د دے حل تاسو څہ رااوکاږئ۔ ډیرہ مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب عالمگیر خان! یو یو منټ، زیات چہ ایډمټ شی، بیا بہ پرے خبرے کیږی۔ عالمگیر خان، یو یو منټ جی، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دے پسے جی۔ عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیر شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ څنگہ چہ عبدالاکبر خان خبرہ اوکڑہ او تاسو د SOS Village او ایډورډز کالج، د Mantel Hospital خبرہ اوکڑہ، دا کومہ زمکہ چہ 188کنال دہ، دا زما پہ حلقہ کښے راځی، پی ایف 6 کښے او پہ 18تاریخ بہ د ھغے قبضہ ورکوی د دے ځائے، مطلب د اتہ کسانو Delegation دے چہ ھغہ د فضل شکور خان پہ سربراھئ کښے، محکمہ مال والا ھم دی پی ډی اے والا ھم دی، ایجوکیشن والا ھم دی، ھیلتھ والا ھم دی، زہ یو خواست دا کوم چہ کلہ دا 188کنال چہ د دے درے محکمو وہ، دا مونږ تہ پہ 18تاریخ باندے ملاویږی نو پکار دا دہ بیا د ھیلتھ والا او ایډورډز کالج والا او Mental College والا، دوئ د خپلہ 188کنال زمکہ واخلی، بس ختمہ دہ پہ 18تاریخ بہ Hand over کوی۔

جناب سپیکر: ٹھیک خبرہ دہ۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: او دا زما دغه وو چه۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په 18 تاریخ باندے به ستاسو د هغه ځائے۔۔۔۔۔۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: او جی۔ هغه ټولو محکمو، شکور خان! 18 دے کنه؟ 18 تاریخ باندے جی د هغے قبضه به ورکوی او هغه Demarcation ئے کړے دے، ما کتلے دے پرون۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ ہم تو یہ سمجھتے آرہے ہیں کہ جمہوریت کا حسن یہ ہے کہ اس کے نیچے تین ادارے ہوتے ہیں، ایک کو انتظامیہ کہتے ہیں، ایک کو عدلیہ اور ایک کو مقننہ، آئین پاکستان اس سلسلے میں بالکل واضح ہے، ہر ایک کا کام بھی معلوم ہے، طریقہ کار اور دائرہ کار بھی معلوم ہے۔ جب کوئی انتظامیہ اس طرح کا قدم اٹھاتی ہے کہ وہ بغیر پوچھے زمین کو منتقل کرتی ہے تو صرف یہ بات نہیں ہے کہ دو سو کنال زمین منتقل ہو رہی ہے بلکہ ایک Message جاتا ہے کہ ابھی تک انتظامیہ نے مقننہ کی بالا دستی کو تسلیم نہیں کیا جناب سپیکر۔ اس ایک واقعہ نے ہمیں کیا بتا دیا کہ ہمارے رویے جمہوری ہیں؟ جس جمہوریت کی ہم بات کرتے ہیں اور ڈیکٹیٹر کے خلاف اس کو استعمال کرتے ہیں، کیا اس پہ ہم عمل کرتے ہیں؟ ہمارا عمل شرمندہ ہے، ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اگرچہ دونوں پارٹیز کی حکومت ہے اور ہمیں ان کے اختلاف پر خوش نہیں ہونا چاہیئے، یہ آپس میں طے کر سکتے ہیں لیکن میں تحریک استحقاق کی بات کرتا ہوں اور اس سال اگر کوئی واقعی ٹھیک استحقاق آیا ہے جو مجروح ہو گیا ہے تو وہ یہی ہے اور جناب سپیکر، یہ صرف ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوا، یہ ہمارا گھر ہے اور آپ ہمارے بڑے ہیں تو پورے گھر کا استحقاق مجروح ہو گیا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے اور وہاں حکومت بھی اپنا موقف پیش کرے اور اسمبلی بھی اپنا موقف پیش کرے لیکن جو کچھ ہوا ہے، وہ افسوس ناک ہے، اس پر افسوس کیا جا سکتا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ بڑا سیریس اور سنجیدہ مسئلہ بن گیا ہے اور دونوں پارٹیز گورنمنٹ میں ہیں، عبدالاکبر خان کا یہ کہنا ہے کہ میں گورنمنٹ میں نہیں ہوں لیکن چلیں انکی پارٹی کے وزراء

یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپکو کسی پیچیدگی میں نہیں ڈالنا چاہتے، چونکہ آپ سے رولنگ بھی اس وقت میں یہ نہیں سمجھتا کہ آپ اس پر رولنگ دیں، اسکو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور جو زمین کا معاملہ ہے، اس کو جوں کا توں روک لیں اپنی رولنگ میں اور اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ یہ اچھی طرح سے Thrash out ہو جائے اور اس میں کسی قسم کی کوئی، آخر میں وہ ایسی جھگڑے والی بات پیدا نہ ہو جائے اور اس وقت آپ رولنگ دیں گے، چونکہ دونوں پارٹیاں گورنمنٹ کی ہیں تو میرے خیال میں یہ کمیٹی کے پاس چلا جانا زیادہ بہتر ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نور سحر بی بی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: تھینک یو، سپیکر سر۔ سر، یو منٹ۔ سر، میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتی ہوں، ہمارے میاں افتخار صاحب نے جو بات کی ہے کہ ہم حکومت کا حصہ ہیں، بالکل ہم حکومت کا حصہ ہیں لیکن یہاں پر ہم آنکھوں پر پٹی باندھ کر نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم جو صحیح ہو گا اس کو صحیح کہیں گے جو غلط ہو گا اس کو غلط کہیں گے۔ یہاں پر جتنی بھی حق تلفی ہو گی ہم اس کا ذکر کریں گے، یہ نہیں کہیں گے کہ ہم حکومت کا حصہ ہیں، ہمیں عوام نے یہاں پر حق حاصل کرنے کیلئے یہاں بھیجا ہے، آنکھوں پر پٹی باندھنے کیلئے ہمیں یہاں نہیں بھیجا ہے کہ غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح ہم نہ کہہ سکیں تو ہمارا یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ وہی فیصلہ کریں جو حق کا فیصلہ ہو اور جو صحیح ثابت ہو اور ہم باہر Message دے سکیں کہ اگر ہم گورنمنٹ کا بھی حصہ ہیں لیکن یہاں پر جہاں غلطی ہو گی، ہم اس کو Highlight کریں گے اور ہم حق کی بات کریں گے، ہم کبھی غلط بات نہیں کریں گے، ہم لیجسلیٹرز ہیں، ہم یہاں لیجسلیشن کرنے کیلئے آئے ہیں، ہم غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح ثابت کر کے دیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں۔ جس طرح عالمگیر خلیل صاحب نے تھوڑی سی وضاحت کی کہ ان ڈیپارٹمنٹس کیلئے علیحدہ پرچیز کی گئی ہے تو اس کمیٹی کے اجلاسوں میں میں خود بھی شریک ہوا ہوں اور شاید یہ جو Date بتا رہے ہیں، اس پر ہمیں گورنمنٹ کی وہ پوزیشن بھی مل جائے لیکن میں یہ وضاحت بھی کروں کہ اسکو میں نے گورنمنٹ کے ساتھ Take up کیا ہوا ہے Already، پھر بھی آپ کمیٹی کو لے جانا چاہتے ہیں تو میں اسکو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، آپ سارے معزز اراکین ہیں، جس طرح آپکی مرضی ہو گی اس طرح کریں گے۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member------

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، زه پکښے یوه دوه خبرے کول غواړم۔ دا دومره لویه غټه خبره خو نه ده چه داسے به او کړو، ضرور پکار ده چه مونږه څه وئیل غواړو۔

جناب سپیکر: نو دا چرته کښے بل خوا نه ځی، تاسو ټولو اووئیل او ټولو خپل موقف پیش کړواو ستاسو د هاؤس کمیټی ده، هغے ته لیږو بل خوا خو ئے نه لیږو۔

وزیر اطلاعات: نه جی، دلته خو داسے خبره اوشوه چه یو خو د حکومت حصه نه ده، یو پکښے دا خبره ده چه د دے توهین شوے دے، بله دا خبره ده چه حکومت کښے څه اختلاف وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو پوره جواب ورکړو کنه۔

وزیر اطلاعات: ما جی کوم دے چه جواب ورکړے دے، که تاسو وایئ او ما لره اجازت نه راکوئ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تاسو پوره جواب ورکړو، که تاسو بیا لس منټه تقریر کول غواړئ نو بسم اللہ، شابه شروع شه۔ ما خو درته اووئیل چه تاسو خپل موقف پیش کړو، ورپسے یو یو ممبر ته زه منټ منټ ورکوم، تاسو پیش کړو۔

وزیراطلاعات: دے ټولو ممبرانو خپل موقف پیش کړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: په تاسو پسے ثاقت خان خپل موقف پیش کړو، عالمګیر خلیل صاحب پیش کړو، ټولو هر چا خپل موقف پیش کړو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، زه پکښے د یوے خبرے وضاحت کول غواړمه جی۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ بسم اللہ کړه جی، اووایئ۔

وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه دا یوه خبره ده چه تاسو او زمونږه تر مینځه چه یو سپیکر دے او بل چیف منسټر دے، په دے پوزیشن کښے خبره کمیټئ ته تلل چه کوم دے مناسب نه ده۔ تاسو خپله خبره پخپله اووئیل چه ما هغوی سره Take up کړے ده، تاسو هغوی سره په یوه رابطه کښے یئ۔ وزیر اعلیٰ صاحب به کیښنی او تاسو به کیښنئ او چه څنګه مو خپلو کښے جوړه کړه هغه به باعزته طریقه وی۔

په ځائے ددے چه مونږه داسے خبره اوکړو، ټهیک ده چه دا د اسمبلئ خبره هم وه، دا خبره چه دوئ وائی چه نوره مونږه ته زمکه ملاؤ هم شی خو چه یوه فیصله شوے ده او سمری دستخط شوے ده او زما خپله هم داسے اندازه ده چه تاسو سره هم په دیکښے لږه ډیره رابطه شوے وه، اوس ستاسو که رابطه نه وی شوے نو هغه به هم تاسو د هغوی سره دا خبره اوکړئ، لهذا زه ډیر په معذرت سره دا خبره کول غواړم چه بالکل غلطے ته به غلطه وایو او ټهیک ته به ټهیک وایو، د حق خبرے دی نو دحق خبرے ډیرے دی، خلق هغه وخت کښے حق وائی چه د هغے فائده وی، د فائدے نه چه نقصان جوړیږی هغه حق وئیل چه کوم دے نو هغه منافقت وی او بے ایمانی وی، لهذا زه په ډیر ایمانداریٔ سره دا خبره کول غواړم چه اسمبلی او چیف منسټر دا د یو بل نه جدا نه دی، که تاسو د دے نه دغه شکل جوړوئ، هغه ستاسو خوښه خو که ستاسو د دواړو یو حیثیت دے نو خپلو کښے چه کیښنئ او دا مسئله حل کړئ نو مونږه ته په دے خبره هیڅ اعتراض نشته۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ ویسے ہی ہے، جوں کا توں ایسا ہے کہ Stay order نہیں ہوتا اس میں جی-----

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری ومحاصل): جناب عبدالاکبر خان زمونږ دا ایشو راواغسته، ښه خبره ده چه یو څیز پوائنټ آؤټ شو جی، په دیکښے زمونږ داسے څه Dispute خپلو کښے نشته، چیف منسټر چه څنګه میاں صاحب اووئیل چه زمونږ د پاره قابل احترام دے او تاسو هم قابل احترام یئ او دا ټول August House قابل احترام دے نو مونږ د دے ایشو نه داسے دغه نه غواړو، څنګه چه زمونږ د دے اپوزیشن د بنچونو دے مشرانو د مینځ یوه لاره Advise کړے ده نو زما به هم دغه ریکویسټ وی چه ټهیک ده چه څیز پوائنټ آؤټ شو، تاسو سره به هم په هغے کښے رابطه شوے وی که نه وی شوی، نو تاسو به دواړه مشران خپلو کښے کیښنئ او چه څه د مسئلے حل وی، زمونږ د دے ټول هاؤس په تاسو اعتماد دے، انشاء الله هغه به مونږ ته قابل قبول وی، نو زما دا ریکویسټ دے چه بجائے د کمیټئ جی چه تاسو دواړه مشران دا Tackle کړئ نو دا به ښه وی جی۔

جناب سپیکر: ځه ټهیک شوه جی، دا مونږ ته پریږدوئ، ما او چیف منسټر ته پریږدوئ۔ دا به مونږ Tackle کړو، ما Already اغستے هم دہ۔ عبدالاکبر خان! که دا مونږ صحیح ستاسو د خواهش مطابق Tackle نه کړه نو بیا چه ستاسو څه دغه وی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! که تاسو پرے خپل رولنگ Reserve اوساتئ۔

جناب سپیکر: هغه رولنگ مے Reserve اوساتلو۔

Sardar Shamoonyar Khan, Sardar Shamoonyar Khan, to please move his call attention No. 345 in the House. Shamoonyar Khan.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسرارالله خان گنډاپور۔ یو منټ جی اودریږئ، بس دا ایجنډه لږه دغه کړو جی، اسرار الله خان۔ نه تاسو ته به هم موقع درکوؤ جی۔ اسرار الله خان گنډا پور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ پہلے تو میری یہ گزارش ہوگی، جو میاں صاحب نے بات کی کہ یہ آپکی ذاتی بات نہیں ہے اور یہ جو الفاظ انہوں نے ادا کئے ہیں، میرے خیال میں ان کو کارروائی سے ہٹایا جائے کیونکہ آپ نے بڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے اور اس بات کو اپنے اور چیف منسٹر تک محدود رکھا ہے، بیچ میں جب گورنمنٹ کی طرف سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ اگر آپکا اپنا اس میں کوئی مفاد ہے، تو میرے خیال میں ان کو پہلے کارروائی سے حذف کیا جائے کیونکہ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، چه هغه کوم الفاظ دی، زه ئے خپله واپس اخلم، داسے د ریکارډ په بنیاد دا خبره نه وه، ما دا خبره کول غوښتل چه زه د دے خبره اوکړمه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، جی۔

وزیر اطلاعات: زما د پاره د ټولو نه زیات قابل احترام دے او زه په پارلیمانی آدابو باندے پوهیږم، که داسے څه کمے بیشے شوے وی سپیکر صاحب، زه بخښنه غواړمه۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، مہربانی جی۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Israrullah khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپکی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2005 میں حکومت نے پسماندہ اور غیر پسماندہ علاقوں کی از سر نو نشاندہی کیلئے کمیٹی قائم کی تھی جس میں جلد بازی میں فیصلہ کرتے ہوئے کمیٹی ممبران کے حلقے ڈال کر جان خلاصی کی گئی، لہذا مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

اس میں سر، میں گورنمنٹ کی توجہ چاہونگا۔ سر، یہ 2005 میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے اس وقت کے جو چیف منسٹر صاحب تھے، انکو اختیار دیا گیا تھا اور انہوں نے ایک کمیٹی بنائی تھی جو کہ ظفر اعظم صاحب نے اس وقت چیئر کی تھی۔ میں خود اس کمیٹی کا ممبر تھا اور اس میں فضل علی صاحب بھی تھے، خالد وقار چمکنی بھی تھے اور دیگر ممبران بھی تھے۔ چونکہ سر، ہم نے ایک Criteria بنا کے نئے سرے سے Backward areas کی نشاندہی کرنی تھی تو اس میں ہم نے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بلایا کہ آپ ہمیں بریفنگ دیں لیکن انکی جو بریفنگ تھی، وہ بھی صحیح نہیں تھی۔ آخر میں سر، یہ ہوا کہ جو ممبران وہاں پر موجود تھے، انکے حلقے تو ڈال دیئے گئے اور وہ کمیٹی جو تھی، باقاعدہ اسکے منٹس بھی Notified ہو گئے، اس کی سر ساری میٹنگز کا جو ریکارڈ ہے، وہ میرے پاس موجود ہے اور اسمیں اصل میں Catch کی بات سر، یہ ہے کہ جو ڈسٹرکٹ آ گئے، بلکہ یہ ہو گیا کہ ان کے قانون گو سرکل فلاں، مطلب اس حد تک اسمیں وہ معاملات طے ہوئے، تو سر اس ہاؤس کے نوٹس میں میں اس وجہ سے لانا چاہتا تھا کہ وہ جو Decision ہوا تھا، وہ یہ تھا۔

جناب سپیکر: یہ انتہائی اہم ایشو ڈسکس ہو رہا ہے، Kindly اسکو ذرا متوجہ ہو جائیں، سارا ایوان۔ تھینک یو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر، تو اس میں جب وہ حلقے ڈال دیئے گئے اور مختلف اضلاع اور انکے قانون گو سرکل، اس میں سر یہ ہے کہ آپ کی جو Age relaxation ہے، وہ Backward areas کیلئے تین سال ہے، بعض علاقے جو Deserving ہیں وہ اس سے رہ گئے ہیں، تو میری سر

گورنمنٹ سے یہ گزارش ہوگی کہ ہم اگر ایک ریزولیوشن متفقہ طور پر لاکر اور دوبارہ گورنمنٹ کو یہ اختیار دے دیں کہ نئے سرے سے کمیٹی Constitute کر کے اور دوبارہ سرے سے یہ Exercise کر لیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، صحیح وائی جی۔ د دوئ چه ښنگه خواهش وی هغه رنګ به او کړو۔

جناب سپیکر: دوباره Constitute کړو؟

وزیر اطلاعات: دوئ وائی چه قرارداد به هم مشترکه پیش کړواو خپلو کښے به دوباره کمیټی جوړه کړو، دا ټوله خبره ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: تاسو خپلو کښے کښینئ جی چه څه طریقه مو جوړه کړه نو ما ته به ئے راوړئ جی۔ محمد ظاهر شاه صاحب، ظاهر شاه خان، بس کړئ دا اخرینے دغه دے جی۔ Zhair Shah Khan, to please move his call attention notice No. 357 in the House. Mr. Zahir Shah Khan.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپکے توسط سے حکومت کی توجہ اپنے حلقے شانگلہ میں ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں درجہ چہارم اور بی پی ایس۔2 کی تینتیس پوسٹیں خالی تھیں اور وزیر اعلیٰ صاحب کے وعدے کے باوجود بھی ان پوسٹوں پر ڈی سی او شانگلہ اور ڈی او آر شانگلہ نے بغیر میرٹ اور اہلیت کے بھاری رقوم لیکر لوگوں کو بھرتی کیا ہے جس میں ایک طرف حقدار لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے تو دوسری طرف میری بھی اپنے حلقے میں سبکی ہوئی ہے اور میرے اوپر اسکا بہت برا اثر پڑا ہے اور اس جمہوری دور میں نوکر شاہی نے عوامی نمائندوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کو پس پشت ڈال کر کرپشن اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی انتہا کی ہے، لہذا مذکورہ متنازعہ آرڈر کو منسوخ کیا جائے اور وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر مال صاحب کے وعدے کے مطابق تقرریاں کی جائیں اور ڈی سی او اور ڈی او آر کے خلاف انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، زمونږ په شانګله کښے د کلاس فور پوسټونه خالی وو جی او تقریباً دوه درے میاشتے مخکښے د دے پاره درخواستونه غوښتلی شوی وو۔ په دے مینځ کښے جی د شانګلے نه مختلف خلقو زمونږ سره

رابطے شروع کړلے چه داسے هلته کښے خو څه بندر بانټ شروع دےاوپه دے پوسټونو باندے بولیانے کیږی۔ سپیکر صاحب، لږ تاسو ماته توجه شئ، مختلف خلق مونږ ته راغلل چه دلته په دے پوسټونو باندے بولیانے شروع دی نو مونږ ته د دے خبرے خطره پیدا شوه چه داسے نه چه دا افسران دا پوسټونه په خپله مرضئ باندے خلقو باندے تقسیم کړی او پیسے ترے واخلی، نو زه او فضل الله صاحب دواړه وزیر صاحب له لاړو، مرید کاظم صاحب له او هغوی سره مو دا خبره اوکړله نو هغوی ډی او آر راواوغښتو، ډی او آر ئے راواوغښتو او بیا ما او فضل الله صاحب ئے دواړه چیف منسټر له بوتلو او چیف منسټر هلته کښے دا فیصله اوکړله چه 70%به د ایم پی ایز په دغه باندے به کیږی او 30%به د پارټئ خلق به دغه کیږی۔ په دے باندے دا فیصله اوشوه، وزیر صاحب راغے او بیا ئے ډی او آر ته دا آرډر واورولو۔ دغے نه پس بیا په پنځم تاریخ باندے په هغے کښے آرډر اوشو جی او په هغے دغه کښے ئے مونږ یکمشت ئے مونږ نظر انداز کړو، ما وزیر صاحب سره دا خبره اوکړه، وزیر صاحب وئیل چه ته په اسمبلئ کښے دا خبره راوړه، دا واقعی ډیر زیاتے شوے دےنو زه به دا آرډرونه منسوخ کړمه، په دے انکوائری مقرر کړمه نو دوه درے پیرے زما کال اټینشن نوټس داسے ګډووډ شو، ما استحقاق، پریویلج موشن هم ورکړے وو جی او هغه هم ستاسو په دفتر کښے پروت دے جی او دغسے دا Sameد جاوید ترکئ هغه بله ورځ منظور شوے دے ، زمونږ دا استحقاق کمیټئ ته تلے دے جی نو زما تاسو ته دا سوال دے چه زمونږ سره ډیر انتهائی زیاتے شوے دے، زمونږ شانګله ډیره Scattered area ده جی، هغے کښے جدا جدا تحصیلونه دی نو مونږ ایم پی ګان چه دغه جوړوؤ نو د هر تحصیل د پاره، د هغے خلق دغه کړو نو هغه بیا هغوی ته ډیوټی کول اسان وی او د تلو راتلو هغوی ته بیا پرابلم نه وی نو دوئ زمونږ هغه خبره دغه نه کړه او په خپله ذریعه ئے تقسیم کړے دے جی او مونږ ته دا پته لګیدله ده چه خلقو پکښے ډیرے لوئے پیسے اغستے دی جی او دا دا پوسټونه ئے ډک کړی دی جی۔ هغے نه پس ما ډی او آر شانګلے سره رابطه اوکړه جی نو مخکښینئ د هفتے په ورځ مازیګر څلور بجے هغه آرډر ئے کړے دے او بیا د هغے نه پس ورک شوے دے، تر اوسه پورے ما ته

په ټیلیفون باندے هغه نه دے ملاؤ شوے۔ ډی سی او وائی هغه په چھټئ تلے دے ، بل سړی ماته اووئیل چه هغه آرډرونه کړی دی او د آرډرونو د وجے نه تبنتیدلے دے جی نو زه تاسو ته دا سوال کوم چه دا خو انتهائی ظلم دے جی، انتهائی زیاتے دے ځکه دا د کلاس فور یا د سویپر پوسټونه دی، د دغه پوسټونه دی۔

جناب سپیکر: جی ٹریژری بنچز سے کون صاحب، مرید کاظم صاحب ہیں، ریونیو والے آنریبل منسٹر؟ جی میاں افتخار حسین صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زه د دے خپل دغه نه مخکبنے صرف میاں صاحب ته لږ غوندے دا سوال کوم جی چه مهربانی اوکړه د خدائے د پاره دا زما د عزت مسئله ده، دا ستا د عزت مسئله ده، دا د ایوان د عزت مسئله ده، ماله دا سے سوال جواب مه راکوه، ما سره وزیر صاحب وعده کړے وه چه دا آرډرز به زه منسوخ کوم جی، نو مهربانی اوکړئ دا آرډرز د کینسل شی او دے باندے د انکوائری مقرر شی، انکوائری پورے دا آرډرز د سسپنډ شی۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ ظاهر شاه خان چه کومه خبره کړے ده، ډیر لوئے تفصیل ئے بیان کړو چه وزیر اعلیٰ صاحب هم په دیکبنے خبره کړے ده، وزیر صاحب هم خبره کړے ده او بیا وزیر صاحب ورته وئیلی دی چه په اسمبلئ کبنے رااوچت کړه، هغه شته دے نه، نو یا خو د دا پینډنگ کړے شی، په هغه حساب باندے ځکه چه هغه پخپله موجود وی چه ده سره په کوم بنیاد ئے دا خبره کړے ده؟ یا خو هلته چه څه شوی دی، د رولز ریګولیشن مطابق شوی دی او دے وائی چه زه پکبنے Ignoreشوے یم نو دے په کوم بنیاد Ignoreشوے دے ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔ منسٹر صاحب کہاں ہیں، ریونیو منسٹر؟ ریونیو منسٹر کو میں، میرے خیال میں یہی کہونگا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، میاں صاحب بیچ میں ثالثی کریگا اور اس پہ ان کی پوری دادرسی کی جائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی یو منٹ، جی۔

مجلس قائمہ برائے تعمیرات وخدمات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Parvez Ahmad Khan, Chairman of the Standing Committee No. 7 on Works and Services Department, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee under rule 185 (1) of the Provincial Asselmbly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Parvez Ahmad Khan.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that under rule 185 (1) of the Provincial Assembly of N-W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 7 on Works and Services Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honourable Member to present the report of the Standing Committee No. 7 on Works and Services Deprtment? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period for presentation of the report is granted.

مجلس قائمہ برائے تعمیرات وخدمات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Parvez Ahmad Khan, to please present before the House the report of Standing Committee No. 7 on Works and Services Deprtment. Mr. Parvez Ahmad Khan, please.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Sir, I beg to present the report of the Standing Committee No. 7 on Works and Services Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidad Khel, to please start-----

(Pandemonium)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کے بعد۔ ثاقب خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریه جناب سپیکر صا حب۔ جناب سپیکر صاحب، د کومے مسئلے باره کښے چه زه خبره کول غواړمه، زه دے ټول ایوان ته ریکویسټ کومه چه دوئ د لږ غوندے توجه ورکړی ځکه چه دا ډیره Important مسئله ده جی۔ جناب سپیکر صاحب، د دے اجلاس په شروعات کښے مونږ د کراچئ د عالمانو د لاهور د شهیدانو، د سوات د شهیدانو او داسے دهشت گردئ کښے چه څومره نور شهیدان شوی دی، هغوی د پاره دعا غوښتے ده خو جناب سپیکر صاحب، یو اخبار کښے یو خبر پرون تقریبا ټولو اخبارونو کښے راغلے دے، نن هم راغلے دے جی چه هغه ډیر زیات ما د پاره د Concern باعث دے او جناب سپیکر صاحب، زه دا خیال لرم چه دومره لیډر چه د پاکستان لیډر وی او د پاکستان د لوئے پارټئ مشر وی، هغه به دا خبره کیدے شی نه وی کړی، اخبار کښے به غلط بیان راغلے وی او زه دا خیال کوم چه که مونږ دا خبره په دے فلور باندے اوکړو نو د دے تصحیح به اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، اخبار کښے یو خبر شهباز شریف صاحب سره دا تړلے شوے دے چه دا دهشت گردی چه شوے ده، مونږ دوئ ته وایو چه پنجاب کښے د نه کوی، نور ځایونو کښے پرواه نشته۔ دلته جی منور خان صاحب نشته دے، دا د مسلم لیگ نواز لکی مروت زمونږه Representative دے او مشر دے، لکی کښے د هغوی په علاقه کښے چه کومه تباهی شوے وه، هغے کښے به مسلم لیگیان هم شهیدان شوی وی، دهشت گردی زمونږ د ټول پاکستان مسئله ده، دا د پنجاب مسئله نه ده جی۔ نن چه د یو لوئے پارټئ یو مشر راپاڅی او هغه سره دا یو بیان منسوب کیږی او زه بیا وایم چه کیدے شی دا خبره نه وی، دومره غلطه خبره به هغوی نه وی کړی چه پنجاب کښے د نه وی نو که نور هر څه وی، کیدے شی چه د یو پارټئ هغوی سره ملگرتیا هم وی، نو دا خو د کانسټی ټیوشن نه هم Violation دے، دا ما سره آئین پروت دے، په دغه کښے جی آرټیکل 256 وائی: "No private organization capable of functioning as a military organization shall be formed, and any such organization shall be illegal." نو زه وایم چه Illegal د دے بیان ضروری ده چه تصحیح اوشی چه داسے که نور څه هم نه دے ،

Organizationدے ، د کانسټی ټیوشن Violationدے۔ جناب سپیکر صاحب، په دے بیان باندے مونږ څه تاثر ورکول غواړو، مونږ خو مذاکرات په دے صوبه کښے اوکړل، سوات کښے هم د مسلم لیګ ملګرتیا شته دے ، هغے کښے هم د مسلم لیګ ملګری شته، هزاره کښے هم شته دے ، هغے کښے څه چل اوشو جی؟ جناب سپیکر صاحب، زه وایم چه دے فورم باندے نن زه په دے ایوان کښے چه څومره پارټیانے دی، نن د خپل عالمزیب حاجی صاحب، نن د خپل اورنګزیب حاجی صاحب، نن د خپل ډاکټر شمشیر حاجی صاحب، زه د داسے ټولو شهیدانو، که هغه د هزارے نه دی که هغه د سوات نه دی، که د بنوں نه دی او که د لکی مروت دی، زه وایم د هغوی روح ته به دے خبرو باندے ډیره زیاته دهچکه ملاؤ شوے وی۔ زه فخر کوم، نن زه ټولو ته وایم چه زه فخر کوم، زه په خپل ټولو لیډرانو ، په خپلو منسټرانو، په خپل چیف منسټر ، د خپل ایوان په یو یو ملګری زه فخر کوم چه هغوی کومه هم پارټی وی چه دلته پاڅیدلی دی، د دهشت ګردئ خلاف ئے آواز کړے دے ، نن چه پنجاب نه زمونږ مشران دا یو خبره کوی چه دلته د نه کیږی، مونږ د چا پالیسی نه منو نو دا منور صاحب راغلو، لکی مروت کښے دا د مسلم لیګ زمونږه مشر دے او د دوئ ملګرے دے ، د مسلم لیګ ملګری نه وو، نو زه غواړمه چه دا ایوان نه یو Messageلاړ شی چه دا دهشت ګرد دهشت ګرد دے او دا د دے صوبے خالی نه، دا د بلوچستان خالی نه، دا د سندهـ خالی نه،دا د ټول پاکستان بشمول پنجاب دښمنان دی او تجربے ډیرے اوشوے ، مونږ تجربے اوکړے ، مونږ تجربه په سوات کښے هم اوکړه، چه تجربه مو اوکړه نو څه چل اوشو؟ شانګله رانه لاړه، بونیر رانه لاړو، دومره مضبوط شو چه بیا د فوج په دغه کښے زمونږ تورسرو خپل کورونه پریښودل۔ دغه لړ کښے زه خواست کوم، خاص کر د مسلم لیګ ملګرو ته، زه خواست کوم منور خان صاحب ته چه هغه د لکی مروت قیصه ورته اوکړی او که دا بیان غلط وی او زه دا امید لرم چه دا بیان به غلط وی، چه ورته اووائی چه دا خالی د پښتنو نه ، تاسو د پاکستان مشران یئ او د پاکستان مشران د پښتنو هم مشران دی او خالی د پنجاب مشران نه دی جی، زه غواړمه چه د دے بیان تصحیح اوشی چه داسے تاثر چاته ملاؤ نه شی۔ دا چه د چا جنګ هم دے ، اوس مونږه

ورکبنے مروا و هر يو مشر د په دے باندے خبره اوکړی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب،اس سلسلے میں میں بھی بات کرونگی۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی بی بی، آپ اس ایشو پہ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں صبح سے اٹھ رہی ہوں اور صبح سے بات کر رہی ہوں اور رات کو چینلز پہ-----

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: رات کو جناب، چینلز پہ جو بات شہباز شریف صاحب نے کی ہے کہ ہم امیریکن کی مخالفت نہیں کرتے، ہم امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لیتے اور طالبان بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو اسلئے میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ پنجاب میں دہشت گردی نہ کریں۔ جناب سپیکر صاحب، سندھ ہو، پنجاب ہو، بلوچستان ہو یا صوبہ سرحد ہو، ہم سب ایک اکائی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر شہباز شریف صاحب صرف یہ کہتے ہیں کہ پنجاب میں دہشت گردی نہ کرو تو جناب سپیکر صاحب، میں اپنا یہ دوپٹہ ان کو دیتی ہوں کہ یہ پہن لیں اور وہ ہاؤس کے اندر بند ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی، رکن اسمبلی نے اپنا دوپٹہ ایوان کے اندر پھینک دیا)

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہاں پہ میرے بیٹوں کا خون بہا ہے، یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، میری بہنوں کے خاوند مرے ہیں، میرے دادا، میرے پردادا، یہاں پہ ہر بندے کے گھر سے دس دس جنازے اٹھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، حاجی عدیل صاحب نے 'آج' اور 'سماء' پر انٹرویو دیا ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ آپ کو------

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے بعد، تو ابھی تک کوئی تصحیح نہیں ہوئی جناب سپیکر-----

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، شہباز شریف صاحب ایسی بات نہیں کرینگے۔ ------بن جاؤنگی۔ میں نے اس صوبے کیلئے بائیکاٹ کیا، میں ساری دنیا میں جاؤنگی، میں اس صوبے

کیلئے باہر روڈ پہ تو کیا پنجاب میں بھی جاؤنگی۔ میں سندھ میں بھی جاؤنگی اور میں بلوچستان میں بھی جاؤنگی (شور) میرے بھائی مر رہے ہیں، میری بہنیں مر رہی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ کو موقع ملے گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شہباز شریف کو کہہ دیں کہ اپنے چیف منسٹر ہاؤس میں قید ہو جائیں اور میرا دوپٹہ پہن کر بیٹھ جائیں، ہم ان کیلئے جاتے ہیں، ہم ان کی حفاظت کرینگے۔ یہ تمام ہاؤس ان کی حفاظت کریگا۔ یہاں میرے پٹھان بھائی، یہاں میری پٹھان بہنیں، اس صوبے کے تمام پٹھان بہنیں اور بھائی، وہ سب جاکر شہباز شریف کی حفاظت کرتے ہیں، ان کو کہیں کہ یہ نفرت کی آگ نہ پھیلائیں کیونکہ صوبہ سرحد کے عوام نے جتنی قربانیاں دی ہیں، میرا خیال ہے شہباز شریف اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان کا تو یہ ہے کہ وہ آج پھر جاکے ریڈ کارپٹ پہ چلا جائیگا اور ہم اس پاکستان میں رہتے ہیں، ہم اس صوبے میں رہتے ہیں، یہ ہمارا ملک ہے، یہ ہمارا صوبہ ہے۔ شہباز شریف کو کہیں، میں ہاؤس کی وساطت سے شہباز شریف صاحب کو یہ پیغام پہنچانا چاہتی ہوں کہ یا تو وہ اپنے بیان پہ معافی مانگیں، ان تمام شہیدوں سے، ان کی مجبور ماؤں سے، ان بہنوں سے، ان والدین سے کہ جن کے بچے شہید ہوئے ہیں (تالیاں) اور میں سمجھتی ہوں جب تک انہوں نے معافی نہیں مانگی ہو ہم یہ جدوجہد اور تحریک اسی طرح شروع رکھیں گے جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو، سر۔ سب سے پہلے سر، چمکنی صاحب چه کومه خبره اوکړه، ما ته خو نن د دے خبرے احساس اوشو چه د شهباز شریف چه کوم بیان دے، هغه بیان باندے بیګاه راسے دا خبرے شروع دی او د هغے وضاحت هم پرویز رشید صاحب او شهباز شریف صاحب پخپله کړے دے چه دا بیان په میډیا کښے غلطے طریقے باندے رپورټ شوے دے او دا هغه شهباز شریف دے سر، چه کله د سوات نه دا کسان راتلل، شهباز شریف او د پنجاب خلقو ترکونه ډک ډک راستول، هغه ئے د څه د پاره راستول؟ دا دغه پښتنو د پاره ئے راستول او که ته نن د ده بیان چه صرف مسلم لیګ نون د پختونخوا حمایت نه کوی او په دے سلسلے کښے ته نن هغه بیان بڑها چڑها کر پیش کوے، بلکه پکار دا وه، اے

این پی ته هم دا پکار ده، بلکه بیگاه په میډیا باندے هم دا خبره اوشوه چه دغه قسم دغه د نه پیدا کوی په دے ملک کښے، بلکه د اے این پی خواهش هم دا دے، هغه سوچ، هغه ذهن زر نه بدلیږی، اے این پی خو دا غواړی چه پنجاب او د سرحد سره زمونږ اختلافات پیدا شی نو زما مخکښے هم دا خبره ده چه د شهباز شریف دا مقصد نه وو بلکه دا Message ئے Convey کړے دے چه هغه که پنجاب دے که هغه سندھ دے، که هغه پښتانه دی، په دے دهشتگردئ کښے ټول Involve دی سر او زه دے خوارمشے ته خو جواب ورکول هم نه غواړو ځکه چه یوه ښځه دے حد ته راشی چه دا خپله لوپټه هم په زمکه راګزاره کړی نو ماته دغه کافی ده، بلکه دا د دے استحقاق مجروح کول پکار دی نو داسے ښځے کم از کم په دے ایوان کښے نه دی پاتے کول۔ دا د دے ایوان نه داسے ښځے هم اوباسل پکار دی، نو دا خبره ده سر چه نه زمونږه پارټئ، که اے این پی (شور) دے او که (شور) دا خبره ده، زمونږ دا خواهش دے سر چه مونږ دے دهشتگردئ کښے، مونږ په هر لحاظ سره دوئ سره شامل یو، مونږه دا نه غواړو خو دا ټائپ کسان چه نن راغلی دی، دا زمونږ بدناموسی ده سر۔ تهینک یو، سر۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی۔ ایک سیکنڈ جی، ایک سیکنڈ مجھے فورم دیا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہر پارٹی سے ایک ایک بندے کو میں ٹائم دونگا۔ میاں افتخار حسین صاحب۔ ان کو ٹائم دے دیں، میں نے فلور دیا ہے میاں افتخار حسین صاحب کو۔ جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: زه جی-----(مداخلت)----- اس کے بعد کر لینا، اس کے بعد کر لینا (شور) نو هم دے ته خلق جوړوی کنه، پریږده مه کوه، ته خبره مه کوه، دیکښے مه کوه مونږه ته پته ده کنه۔ زه جناب سپیکر صاحب، ماته د دے خبرے -----(شور)----- جناب سپیکر صاحب------(شور)------ دا څه بکواس دے، مونږ ته پته وه، د دے ګند مونږ ته پته وه۔ -----(شور)---- زه جی، ستاسو ډیره مهربانی------

<u>جناب سپیکر</u>: جی آپ بیٹھ جائیں۔ میاں افتخار صاحب۔ بیٹھ جائیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: څه بیا، سپیکر صاحب! څه ډ سپلن شته؟

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: کافی ہو چکا، بس کافی ہو چکا، آپ بیٹھ جائیں جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب، مونږ ته د دے خبرے اندازه وه چه دا به کوم شکل اختیاروی؟ داسے نه چه مونږ په دے خبره باندے پوهیږو نه، مونږ د مسلم لیګ نون بشمول د ټولو پارټو د زړه نه احترام کوؤ، دا جمهوریت دے او هر سړی سره خپل خپل مینډیټ دے۔ نن په پنجاب کښے د مسلم لیګ نون حکومت دے او یقیناً چه هغوی پخپلو فیصلو او پخپل کارونو کښے آزاد دی چه څنګه مونږ خپله صوبائی خود مختیاری غواړو، داسے هر چا سره خپل خپل اختیار شته۔ مونږ د چا مینډیټ نه چیلنج کوؤ او مونږ ته د دے خبرے احساس هم دے چه په دے ملک کښے پیپلز پارټی او مسلم لیګ پارټی دا هغه غټے پارټئ دی چه که چرته د دوئ په مینځ کښے د تضاد خبره راځی نو چه کله په پنجاب کښے هم د ګورنر او د وزیراعلیٰ اختلاف راغلے دے نو مونږ کوشش کړے دے چه دا اختلاف د رانشی ځکه چه د دے فائده هغه چاته رسی کوم چه په دے انتظار دی چه جمهوریت به کله ختموؤ او دا ډکټیټرشپ ته لارے هموارول دی، لهذا د هر چا خپل خپل یو طریقه کار به وی۔ زمونږ د خپل دهشتګردئ په حواله باندے خپل کردار واضحه دے او دیکښے شک نشته دے چه پنجاب مونږ سره په دغه تیر آئی ډی پیز کښے ډیره مهربانی کړے ده او مونږ هر بریفنګ کښے د حکومت پنجاب د کردار ستائنه کړے ده او مونږ وئیلے دی چه دا زمونږ مشر ورور دے او مونږ په دے بنیاد باندے د هیڅ قسم مبالغے نه کار نه اخلو۔ دا یوه خبره ضرور ده چه په دے وخت مونږ توقع د هرچا نه دا لرو چه داسے یو خبره د اونشی چه دهشتګردو ته پرے فائده رسی۔ مونږ ته پته ده چه ارادتاً چه نن د پنجاب په لاهور کښے زما د لاهور د خلقو وینے توئیږی، هغه زما وینه نه ده، هغه زما بچی نه دی، هغه زما ورونړه نه دی، هغه د دے وطن اوسیدونکی نه دی؟ زه پرے هم دومره خفه کیږم لکه چه پخپل بچو د دے پختونخوا شومره خفه کیږم ځکه چه مونږ یو یو، یو مو لار ده او د یو رنګ دهشتګردئ ښکار شوی یو، لهذا مونږ دا لار چا له نه ورکوؤ چه په یو ځائے کښے دهشتګردی کیږی نو خیر دے او چه په بل ځائے کښے کیږی خیر نه دے۔ چه د دنیا په هر ګوټ کښے دهشتګردی کیږی مونږ چه کوم دے د

انسانیت د گټے د پاره د دغے دهشتگردانو مخه به نیسو۔ که مسلم لیگ نون نیسی هم ورسره ولاړ یو، که پیپلز نیسی هم ورسره ولاړ یو او که هر څوک د دے مخه نیسی مونږ ورسره ولاړ یو۔ سر په تلی کښے کیږدو، خپل سر ورکوؤ خو دغه دهشتگردو ته لار نه پریږدو۔ (تالیاں) زه جناب سپیکرصاحب، د پنجاب وزیراعلیٰ صاحب به د زړه د کومے نه مشوره ورکوم چه که چرته میډیا دا خبره غلطه کړے وی، پکار ده چه د هغے تپوس اوشی، که چرته انسان دے هغه دا خبره ئے کړے هم وی نو هغه به په بدنیتئ نه وی کړے۔ زه چه روزانه میډیا ته مخامخ کیږم او گهنټه گهنټه خبره کوم، انسان دے یو نیم خبره داسے اوشی چه هغه تاوان کوی، فائده نه کوی۔ که چرته دا خبره شوے وی نو پکار دے چه د دے ازاله اوشی ځکه چه که چرته خبره دا وی چه صرف د پنجاب ترحده پورے دے دهشتگردی نه کیږی نو دا مناسب خبره نه ده۔ مونږه وایو چه یواځے پنجاب نه چه د دنیا په مخ د دهشتگردی نه کیږی او مونږ د پنجاب سره کلک په کلکه باندے ولاړ یو په دے خبره کښے، نو که د شهبازشریف صاحب د دے خبرے نه چه هغه نه ده کړے او میډیا کښے راغلے وی، پکار ده چه پرزور تردید د اوشی، د حکومت په سطح اوشی او که چرته بحیثیت انسان دا خبره ئے کړے وی، داسے نه ده گنی چه د انسان نه غلطی نه کیږی، که کړے هم وی، مونږ وایو چه د دے ازاله کیدے شی۔ هغه به په ښه نیت کړے وی، علماء کانفرنس وو، د علماء کانفرنس ته هغه داسے خبره کړے ده او هغوی ته ئے دا وئیلے دی چه چونکه مونږه هم د هغے ظالمانو، جابرانو خلاف یو او تاسو چه د چا مخالفت کوئ نو پکار ده چه په دے خاوره باندے دهشتگردی اونشی نو مونږ دا خبره کوؤ چه دا کوم خلق دهشتگردی کوی، دوئ د یو نظر او فکر خلق نه دی، دوئ د چا هم مخالف نه دی، دا دهشتگرد د انسانیت مخالف دی او مونږ وایو چه د دهشتگردو نه قوم شته، نه ئے خدائے شته او نه ئے رسول شته، لهذا مونږ د قوم په حیثیت د دے دهشتگردو خلاف یو، پکار دا ده چه پیپلز پارټی، مسلم لیگ نون او ټولے پارټئ په دے متفق شی نو زه په دے تاسو نه بخښنه غواړم چه د دے اسمبلئ د طرف نه پکار ده چه مونږ شهبازشریف صاحب ته ډیر دردمندانه اپیل کوؤ او مشوره ورله ورکوؤ چه که دغه الفاظ شوی وی نو دا الفاظ دهشتگردو

ته فائده ورکوی او په ملک کښے چه د مسلم لیګ کوم Image دے هغه Image هم خرابوی او دلته کښے زمونږ او د دوئ چه کوم د رورولئ کوم ماحول دے هغه هم پرے خرابیږی او جمهوریت ته پرے هم نقصان رسی، لهذا هغه د پخپله چه کوم دے، مونږ هغه ته خواست کوؤ چه د دے الفاظو ازاله د اوکړی۔ ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس د دوئ د طرف نه یو پالیسی سټیټمنټ ستاسو راغلو جی۔ مختیار! کیښنئ جی۔ (مداخلت) نه بس تاسو ټول کیښنئ جی، بسم اللّٰه۔ معزز اراکین سرحد اسمبلی کا یہ موجودہ اجلاس صوبے کی پارلیمانی تاریخ کے حوالے سے یقیناً ایک طویل ترین اجلاس ہے۔ اس اجلاس کی طوالت کا ایک مقصد آئینی تقاضہ تھا جسے احسن انداز میں مکمل کر لیا گیا ہے۔ قانون سازی کے بارے میں جہاں تک آپ کی صوبائی اسمبلی کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے اس کی کارکردگی دیگر اسمبلیوں کی نسبت قابل ذکر اور قابل تعریف رہی ہے، البتہ جہاں تک اس قانون سازی پر عمل درآمد۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ اگر نہیں سنتے تو میں خاموش ہو جاؤں، قانون سازی کے بارے میں جہاں تک آپ کی صوبائی اسمبلی کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے اس کی کارکردگی دیگر اسمبلیوں کی نسبت قابل ذکر اور قابل تعریف رہی ہے، البتہ جہاں تک اس قانون سازی پر عمل درآمد کا تعلق ہے تو اس پر عمل درآمد خالصتاً انتظامیہ کا کام ہے اور اسمبلی سے پاس ہونے والے قوانین پر عمل درآمد کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ آپ کی اسمبلی سے منظور ہونے والے کسی بھی قانون پر اگر عمل درآمد نہیں ہوتا تو میں اس بارے میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ وہ نہ صرف متعلقہ محکموں سے باز پرس کرے بلکہ ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنائے کیونکہ اگر اسمبلی سے منظور ہونے والے کسی بل پر عمل درآمد نہیں ہو پا رہا یا سست روی کا مظاہرہ ہو رہا ہو تو اس کی ذمہ داری اراکین اسمبلی، قاضی صاحب! اگر آپ اس طرح حرکتیں ایک وزیر صاحب کی حیثیت سے کر رہے ہیں تو I am sorry۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ابھی، ابھی میں بند کروں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا سپیکر بول رہا ہے، سپیکر جب بولتا ہے، ساری دنیا چپ ہو جاتی ہے، آپ جا کر پھر اس کیلئے جرگہ لے جائیں نا، تو اس اسمبلی میں اگر سپیکر کی یا آپ کی یہ حالت ہے تو آپ یہ کیسے وہ کرینگے؟ Very sorry, very sorry for you، آپ ہر چیز سے مذاق بنا رہے ہیں، میں بس ابھی Prorogue کر لوں گا، ختم کر لوں گا بات، میں تو آپ لوگوں کیلئے بول رہا ہوں۔ قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے حکومت سے میری ایک تجویز ہے کہ انتظامی سیکرٹریز سمیت ایگزیکٹیو پوسٹوں پر افسران کو کم از کم دو سال تک رہنے دیا جائے اور اگر اس کے باوجود بھی کسی قانون پر عمل درآمد نہ ہو یا محکمے کی کارکردگی میں کوئی Improvement نہ ہو تو متعلقہ محکمے کے سربراہ سے جواب طلبی کی جائے اور انتظامی سربراہ کو اس کا ذمہ دار گردانا جا سکتا ہے۔ تمام وزراء اور ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ اسمبلی کے اس اجلاس کے دوران انہوں نے جس موشن پر بھی ایوان کو یقین دہانی کرائی ہے تو وہ ان یقین دہانیوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائیں اور موثر کارروائی کریں۔ اس اجلاس کی کارروائی کی مختصر تفصیل بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں: جو بل پاس ہوئے ہیں، ان کی تعداد Seven ہے۔ Bills introduced Two ہیں جو Pending Bills ہیں Two ہیں۔ Bill One withdrawn، ہاؤس نے دو بلوں کی Introduction کی اجازت نہیں دی۔ Reports adopted by the Committees وہ Seven ہیں۔ Reports presented وہ تین ہیں۔ کل Fifteen پریویلج موشنز سیکرٹریٹ کو موصول ہوئیں جن میں Nine پر بحث ہوئی اور Eight کمیٹی کے حوالے کی گئیں۔ اس دوران ہاؤس نے Twenty nine قراردادوں کی منظوری بھی دی جبکہ Thirteen تحاریک التواء، ایڈجرنمنٹ موشنز نمٹائی گئیں۔ مختلف محکموں سے متعلق 210 سوالات پیش کیے گئے۔ میں بالخصوص تمام حزب اختلاف، اپوزیشن کے اراکین کا دل سے شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کا تعاون بھی حاصل رہا، اپوزیشن کو شاید اس بات کی شکایت ہو کہ اس کو پورا موقع نہیں ملا، اس بارے میں ان کی توقعات شاید پوری نہ ہوئی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے تمام اراکین کا خیال ایک جیسا رکھنا پڑتا ہے۔ (تالیاں) صحافت جمہوریت کا چوتھا مگر انتہائی اہم ستون ہے، یقیناً پریس نے حسب سابق اسمبلی کے اس اجلاس کے دوران عوام اور اسمبلی کے درمیان ایک موثر رابطے اور پل کا کردار ادا کیا، میں نے ہمیشہ پریس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اخبارات سے مسلسل

رہنمائی لیتا ہوں۔ پولیس، سپیشل برانچ اور اسمبلی کی سیکیورٹی سٹاف سمیت قانون نافذ کرنے والے ایسے تمام اداروں میں جو افراد نظر آتے تھے اور جو نظر نہیں آتے تھے، سب نے نامساعد حالات کے باوجود ہماری اسمبلی کے طویل ترین اجلاس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے اپنا موثر کردار ادا کیا۔ میں ان تمام اداروں اور ایجنسیوں کا ذاتی طور پر اور تمام ہاؤس کی طرف سے شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں، بالخصوص تمام محکموں، اپنے اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام افسروں اور اہلکاروں کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کا ہر مرحلے پر مجھے بھرپور تعاون حاصل رہا ہے۔ شکریہ، بہت بہت شکریہ۔ اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، صوبہ سرحد کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

"In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Awais Ahmad Ghani, Governor of the North West Frontier Province do hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business fixed for the day stands prorogued on Monday, the 15th March, 2010, till such date as may hereafter be fixed." Thank you very much.

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

No	Name of colonies	No. of Houses	Covered area
1	Race course garden Khyber road	20	140108 Sft
2	Jail road Peshawar cantt.	07	38171 Sft
3	Khyber road Peshawar	06	31050 Sft
4	Sahibzada Abdul Qayyum road (New)	14	70788 Sft
5	Sahibzada Abdul Qayyum road (old)	08	37522 Sft
6	Ford road Peshawar	09	30954 Sft
7	Hayatabad	121	167440 Sft
8	Gunner lane Peshawar	24	63432 Sft
9	Khyber colony Tehkal Peshawar	25	55257 Sft
10	Old Jamrud road University town	32	101792 Sft
11	Park road University town	13	43550 Sft
12	Dabgari garden (Old)	09	87948 Sft
13	Dabgari garden (New)	16	44352 Sft
14	NC Khyber road (New+old)	23	
15	MOQs Khyber road(under construction)	08	58420 Sft
16	BOQs Khyber road (under construction)	16	
17	Nishtar abad G.T.road	26	54498 Sft
18	Civil quarters Kohat road	443	385.68 Kanals
19	Civil colony kohat road	120	81.05 kanals
20	Gulshan Rehman colony Kohat road	264	59.09 kanals
21	Civil colony No.2 Warsak road	172	587793 Sft
22	Hazar Khwani Headworks warsak road	11	7250 Sft
	Total	1387	